New Era Magazine
تیرے عشق میں دربدر ہوئی
از قلم سائرہ قریشی
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
WWW.NEWERAMAGAZINE.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

تیرے عشق میں دربدر ہوے

از سائرہ قریشی

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

رکو ! عنایہ تیزی سے یونیورسٹی کے گیٹ کی طرف

جارہی تھی۔۔جب مناہل نے اس آواز دی۔۔اس نے جلدی سے

اپنے قدموں کی رفتار بڑھائی۔۔اوراس نے عنایہ کاہاتھ۔۔۔۔۔۔

پکڑا۔۔رکو ! بھی تم کیا۔۔،کیا۔۔ تمہیں سنائی نہیں دیتا۔۔۔

میں کب سے تمہیں پیچھے سے آواز دے رہی ہوں۔۔،مناہل۔۔۔

نے تیزی سے کہتے ہوئے۔۔عنایہ کی طرف دیکھا۔۔،جواپنی۔۔

پلکیں جھپکتے ہوئے آنسوکوروکنے کی کوشش کررہی تھی

اوراس کوشش میں اس کاچہراسرخ ہورہاتھا۔۔مناہل کو

بے حد دکھ ہوا۔۔،مناہل نے عنایہ کوایم سوری کہا۔۔۔،کیوں؟

تم کیوں؟سوری کررہی ہو۔۔عنایہ کی آواز بھیگی ہوئی۔۔۔۔

تھی۔۔،اوراب آنسو تیزی سے اس کے چہرے کو بھیگورہے۔

تھے۔۔،

گیٹ پر موجود سٹوڈنٹ ان کی طرف متوجہ ہو رہے تھے۔۔۔۔

مناہل نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔اور اس کو لے کر یونیورسٹی کے

پارکنگ ائیریا۔۔میں کھڑی۔۔اپنی گاڑی کی طرف آئی۔۔،

عنایہ ابھی بھی رو رہی تھی۔۔،اس نے عنایہ کو گاڑی میں۔۔۔

بیٹھایا۔۔اور خود بھی آکر ڈرائینوگ سیٹ پر بیٹھی۔۔،

دیکھو عنایا تم کب تک لوگوں سے ڈرتی رہو گی۔۔،تم نے....

اس منہ توڑ جواب کیوں نا دیا؟عنایہ نے آنسوؤں کو صاف

کرتے ہوئے۔۔،کہا۔۔اس کے چہرے پر ابھی بھی نمی برقرار۔۔۔۔

تھی۔۔،تم جانتی ہو۔۔مناہل میں اس سے ڈرتی نہیں ہوں۔۔۔۔

نہ ہی میں اُس سے گھبراتی ہوں۔۔

لیکن جب تم لائیبرری گی۔۔،تو میں کلاس میں بیٹھی۔۔،

اگلے لیکچر کی تیاری کر رہی تھی۔۔تو ماہم اور اسکی فرینڈز

میرے پاس آکر کھڑی ہوئی۔۔۔،اور کہنے لگی۔۔پتہ نہیں۔۔۔۔

مناہل کو ہم جیسی امیر وں وکبیر لڑکیوں کو چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔

اس لوئر مڈل کلاس دوست میں کیا ملتاہیں۔۔،عنایہ نے۔۔۔۔

مناہل کو بتایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہم نے کہا یہ لوگ تو ہوتے ہی ایسے ہیں۔۔۔جہاں ہم جیسے

امیر وکبیر کو دیکھا۔۔۔،دوستی کے لیے ہاتھ بڑھ دیا۔۔۔،اور۔۔۔

تمھیں پتہ ہے۔۔عنایہ کا باپ ایک امیر وکبیر آدمی تھا۔۔،

پہلے اس کی ماں نے اس کو پھنسایا پھر وہ اس کو اور اس

کی ماں کو چھوڑ کر بھاگیا۔۔،

عنایہ جو خاموشی سے سب کچھ سن رہی تھی۔۔،وہ تڑپ

کر اٹھی۔۔،صباجو عنایہ کے ساتھ بیٹھی۔۔ماہم کی بکواس

سن رہی تھی۔۔اس نے ماہم کو کہا۔۔ماہم یہ یونیورسٹی۔۔۔

ہے۔،یہاں ہم سب تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔۔کسی کی ذاتی

زندگی میں مداخلت کرنے کے لیے نہیں۔۔اس کی بات پر

عنایہ کا چہرا سرخ ہوا۔۔یہ ایک طرح کا ویک پوائنٹ تھا۔۔۔

عنایہ کو تکلیف دینے کے لیے۔۔اس نے صبا سے اپنا ہاتھ۔۔۔

چھوّوایا۔۔۔اور تیزی سے کلاس سے باہر نکل کر یونیورسٹی

کے گیٹ کی طرف چل دی۔۔،ایم سوری۔۔،مناہل ایک بار پھر

معزرت کی۔۔،کرتی ہوں۔۔،مناہل۔۔،تم جانتی ہو۔۔،کہ میں۔۔۔۔

تم سے دوستی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔،ہاں۔۔میں کیسے۔۔۔۔

بھول سکتی ہوں۔۔۔،اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔تم نے تو۔۔

لڑکوں بھی پھیچے چھوڑ دیا تھا۔۔۔آو۔۔چلو ! بھی اترو۔۔۔

اچھا سا لنچ کرتے ہیں۔۔،اس نے ایک ریسٹورنٹ کے سامنے

گاڑی روکتے ہوئے کہا۔۔، نہیں آج۔۔،عنایہ نے منع کرتے ہوئے

کہا۔۔۔اور مناہل جانتی تھی۔۔۔کہ ایک بار اس نے منع کر دیا

تو ٹھیک ہیں۔۔۔اس نے خاموشی سے گاڑی عنایہ کے گھر جانے

والی سڑک پر ڈالی۔۔،اس نے گاڑی عنایہ کے گھر کے سامنے

روکی۔۔،تو۔۔،وہ غصہ سے اتر کر گھر اندر چلی گئ۔۔

💖💖💖

اس نے ایک بار بھی مناہل کو گھر کے اندر چلی گئ۔۔،اس نے

ایک بار بھی مناہل کو گھر کے اندر چلنے کو نہیں کہا۔۔،اس۔۔

پر غصہ آیا۔۔،اور اس نے سوچ لیا تھا۔۔،اس اب کیا کرنا۔۔۔۔

اور خود بھی۔۔،گاڑی سے اتر کر گھر میں داخل ہو گی۔۔،

مناہل نے گھر میں داخل ہو کر ادھر ادھر دیکھا۔۔،لیکن آنٹی

کہیں نظر نا آئی۔۔وہ سیدھی عنایہ کے کمرے میں داخل۔۔۔۔

ہوئی۔۔،تو عنایہ زور وشور رونے میں مصروف تھی۔مناہل

میں جانتی تھی۔۔،کہ تم اپنے پسندیدہ مشغل میں مصروف۔

ہو گئ۔۔،اس نے عنایہ کی طرف دیکھا۔۔جس کی آنکھیں۔۔۔۔۔

رونے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔،اور اسکا خوبصورت گلابی۔۔۔۔۔

چہرا مزید خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔۔اف۔۔۔عنایہ کو

شاہد یہ نہیں معلوم کے وہ روتے میں خوبصورت اور بھی۔۔۔

خوبصورت لگتی تھی۔۔،پلیز عنایہ چپ کر جاؤں۔۔۔دیکھو۔۔۔

میں بھی رو دوں گی۔۔،اگر تم نے رونا بند نا کیا۔۔،اس ماہم۔۔۔

کو تو میں چھوڑو گی نہیں۔۔۔وہ ہوتی کون ہے۔۔میری اور۔۔۔

www.neweramagazine.com

تمہاری دوستی پر اعتراض کرنے والی۔۔تم دیکھنا میں کل۔۔۔۔

اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔۔مناہل کمرے میں چکر لگا رہی۔۔

عنایہ رونا بھول کر زور زور سے ہنسی۔۔اور مناہل بھی بے۔۔

اختیار ہنسی۔۔،اس کی کوشش رنگ لائی تھی۔۔،اوراب۔۔۔

ان دونوں کی ہنسی کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی۔۔۔

تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

💖💖💖

کمرا تھا ہی کتنا بڑا۔۔چار مرلے کے گھر میں دو ہی کمرے۔۔۔۔

تھے۔۔ایک کمرئے میں اس کی امی سلائی کرتی اور ایک۔۔۔۔۔

کمرئے عنایہ اور اس کی امی کے استعمال میں تھا۔۔اتنے۔۔۔۔

۔

میں راحیلہ بیگم دراوزہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔،اس نے

دروازہ بند کیا۔۔اور اندر آئی۔۔، مناہل نے انہیں سلام کیا۔۔۔تو

انہوں نے مناہل کے سلام کا خوش دلی سے جواب دیا۔۔،

مناہل کو راحیلہ بیگم سے خاصی انیست محسوس ہوتی۔۔۔

تھی۔۔

راحیلہ بیگم نے ان کے لیے کھانا بنایا تھا۔۔مناہل اور عنایا۔۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر اب آپس میں بیٹھی ہوئی۔۔، بات۔۔۔۔۔۔

کر رہی تھی۔۔، عنایا نے کھانے کے بعد مناہل کے لیے چائے۔۔۔۔

بنائی۔۔اور ایک کپ راحیلہ بیگم کو دیا۔۔،اور اب مناہل اور

عنایا۔۔چائے پیتے ہوئے آپس میں کل کلاس میں ہونے والے۔

ٹیسٹ کے بارے میں گفتگو کر رہی تھی۔۔ مناہل وہ بکس بھی

اٹھ کر لے آئی۔۔جو وہ لائبیر ری سے لے کر آئی تھی۔۔ عنایا۔۔

اور مناہل ایم ایس سی کے پہلے سال میں تھی وہ دونوں۔۔۔۔

باٹنی میں ایم ایس سی کر رہی تھی۔۔۔

❤❤❤❤

راحیلہ بیگم کے چہرے پر ایک پر اثر نور رہتا تھا۔۔،وہ بہت۔۔

سادہ رہتی تھی۔۔ان کا لباس معمولی ہوتا تھا۔۔لیکن صاف۔۔

ستھرا ہوتا تھا۔۔،اور انکے لہجہ میں حلاوت اور شیرینی۔۔۔

تھی۔۔وہ بہت خوبصورت تھی۔ان کے مزاج میں نرمی تھی

عنایا بھی ان ہی کی طرح کا مزاج رکھتی تھی۔۔،عنایا بھی

اپنی امی کی طرح بہت خونصورت تھی۔۔،عنایا کے گھر۔۔۔

میں آکر مناہل کو ایک طرح کا سکون ملتا تھا۔۔،کیونکہ۔۔۔

مناہل کے ماں باپ اپنی شوشل ایکٹیویٹی۔۔۔مصروف رہتے

تھے۔۔،راحیلہ نے ان دونوں کے لیے مٹر پلاو بنایا تھا۔۔،پلاو

بنایا تھا۔۔جو عنایا اور مناہل دونوں کھا رہی تھی۔۔عنایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

مناہل کو دیکھ کر سوچ رہی تھی۔۔،وہ مناہل اور ماہم کا۔۔۔

مووازنہ کر رہی تھی۔۔۔،دولت تو دونوں کے پاس تھی۔۔۔لیکن

مناہل میں غرور نا تھا۔۔۔اور ماہم اپنے سے بڑھ کر کسی کو۔۔۔

دیکھنا پسند نہیں کرتی تھی۔۔مناہل کا تعلق ہائی سوسائٹ

سے تھا۔۔مناہل ایک نرم مزاج لڑکی تھی۔۔،اور اس کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نزدیک دولت سے زیادہ انسانوں کی قدر تھی۔۔،

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مناہل نے عنایا کی طرف خود دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔،

عنایا اپنی کلاس کی ذہین ترین سٹوڈنٹ تھی۔۔اور تمام۔۔۔

ٹیچروں کی فیورٹ سٹوڈنٹ تھی۔۔،مناہل بھی عنایا کی۔۔۔۔

ذہانت سے متاثر تھی۔۔،اور عنایا کے چہرے پر موجودہ۔۔۔۔۔۔۔۔

معصومیت اس کی خوبصورتی میں اضافہ کا باعث بنتی۔۔۔۔

تھی۔۔،اس کے سنہری خوبصورت بال اور سفید رنگت اس

کے چہرے پر موجودہ خوبصورت بڑی بڑی گرے کلر کی۔۔۔۔

آنکھیں بہت نمایاں تھی۔۔،عنایا کا لباس معمولی سا ہوتا۔۔۔

تھا۔۔۔لیکن ان کی شخصیت میں کچھ خاص تھا۔۔،لیکن۔۔۔۔

اس کے چلنے میں کچھ وقار تھا۔۔،اس کے بناے گے نوٹس۔۔

پوری کلاس میّں مصروف تھے۔۔،اس کا رویہ کلاس میں۔۔۔۔

سب کے ساتھ اچھا تھا۔۔،وہ اور مناہل یونیورسٹی کے پہلے

دن سے ہی دوست تھی۔۔،مناہل نے ہی پہلے یونیورسٹی کی

طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔۔،عنایا نے بھی مناہل کا اچھا مزاج اور

رویہ دیکھ کر ہی اس کے ساتھ دوستی کی تھی۔۔۔

عون شاہ زیب گیلانی۔۔ایک خوبرو اور خوبصورت نوجوان

تھا۔۔،وہ شاہ زیب گیلانی کا بیٹا۔۔اور اسد گیلانی کا بھیتجا

اور زبیر گیلانی کا پوتا تھا۔۔،ان کا شمار پاکستان کی مشہور

بزنس شخصیت میں ہوتا تھا۔۔پڑھائی مکمل ہونے کے بعد۔۔۔

بھی۔۔عون بھی اپنے باپ دادا کے ساتھ بزنس میں ہاتھ۔۔۔۔۔

بٹانے لگا۔۔،

عون شاہ زیب گیلانی اسوقت اپنے آفس میں بیٹھا کام بزی

تھا۔۔،جس وقت اسے اسد گیلانی کا فون آیا۔۔کہ وہ۔۔۔۔۔

یونیورسٹی سے ماہم کو پیک کر لیں۔۔۔کیونکہ ڈرائیور آج۔۔۔

چھٹی پر تھا۔۔،اس سے پہلے عون شاہ زیب کچھ بولتا

۔اسد گیلانی فون رکھ چکے تھے۔۔،انہوّں نے فون کو بند کر دیا

اسے کے چہرے پر جنھجلاہٹ تھی۔۔اس کو میٹنگ اٹینڈ کرنا

تھی۔۔۔لیکن اسد گیلانی کے کہنے پر اسے ماہم کو پیک کرنے۔۔

جاناپڑا۔۔،اسے کے آفس اوریونیورسٹی کا فاصلہ پندرہ۔۔۔

منٹ کی ڈرائیونگ پر تھا۔۔،

عون شاہ زیب گیلانی کو ماہم اپنی چھوٹی بہن کی طرح۔۔

۔

عزیز تھی۔۔۔ماہم بھی عون کو اپنا بڑا بھائی مانتی ہی نہیں

تھی بلکہ۔۔وہ۔۔عون شاہ زیب کی عزت اوراحترام بھی۔۔۔۔۔

کرتی تھی۔۔۔ماہم اسد گیلانی اور عون شاہ زیب گیلانی۔۔۔

آپس میں دونوں کزن تھے۔۔ویسے تو ماہم نک چڑھی اور

مغرور تھی۔۔لیکن اگر ماہم کسی کی بات مانتی۔تھی۔تو وہ

صرف عون شاہ زیب گیلانی کی۔۔یہاں تک ماہم (یعنی ماہم

کی مما)نوشابہ۔۔۔۔کو بھی اپنی بات منوانے کے لیے عون۔۔۔

گیلانی۔۔۔کو کہنا پڑتا تھا۔۔۔،وہ گھر بھر کی لاڈلی تھی۔یہاں

تک کے زبیر گیلانی کی تو اس میں جان تھی۔۔،اسے زبیر۔۔۔۔

گیلانی کی بھرپور حمایت حاصل تھی۔۔اسد کی بھی اپنی

اکلوتی بیٹی میں جان تھی۔۔وہ بہت خوبصورت تھی۔۔نرم

ونازک سفید رنگت کی مالک۔۔چہرے کے نقوش اس نے۔اسد

گیلانی سے چرائے تھے۔۔،اس کی آنکھیں نوشابہ بیگم پر۔۔۔۔

تھی۔۔۔،حسن وخوبصورتی اور دولت کی فروانی نے اسے۔۔۔۔

مغرور اور خود پسند بناڈالا۔۔،وہ اپنے سے کمتر کو دیکھنا

تک پسند نا کرتی تھی۔۔،یہ عادت اس ورثہ میں زبیر گیلانی

سے ملی تھی۔۔،اگر وہ اپنی زندگی میں کسی کو اہمیت۔۔۔۔۔

دیتی۔۔تو وہ عون شاہزیب گیلانی تھا۔۔۔

عون شاہ زیب گیلانی اپنی گاڑی میں بیٹھا۔۔ماہم کا انتظار

کر رہا تھا۔۔،لیکن وہ ابھی تک نا آئی تھی۔۔وہ گاڑی سے باہر۔۔

نکل کر اسے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔،لیکن ماہم ابھی تک نا آئی

تھی۔۔،کہ اچانک اس کی نظر یونیورسٹی کے گیٹ پر پڑی۔۔۔۔

جہاں دو لڑکیاں گیٹ پر کھڑی آپس میں باتیں کر رہی تھی۔

ان میں سے ایک لڑکی کچھ پریشان لگ رہی تھی۔۔۔،وہ ان

سے چند قدم کے فاصلہ پر کھڑا تھا۔۔،اور دلچسپی سے۔۔۔۔۔

انہیں دیکھا رہا تھا۔۔۔کہ وہ لڑکی جو خاصی پریشان تھی۔۔۔۔

وہ اب رونے لگی۔۔۔،اس کے آنسو اب اس کے رخساروں پر۔۔۔

گر رہے تھے۔۔،

اب وہ رونے لگی۔۔،اس کے خوبصورت چہرے پر آنسو اوس

کے پانی میں بھیگی ہوئی۔۔،گلاب کی پتیوں کے مانند گر رہے

تھے۔۔،وہ سفید رنگت میں گھولتی گلابی جھلک نے عون۔۔۔

شاہ زیب کو خود سے بیگانا کر دیا۔۔،وہ کتنی دیر تک یونہی

کھڑا رہا۔۔،کہ ماہم نے آکر اس کے کندھے کو ہلایا۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔؟آپ اس طرح کیوں کھڑے ہیں؟بھائی عون۔۔۔

شاہ زیب نے سامنے گیٹ کی طرف دیکھا۔۔،اور کہا۔۔،کچھ۔۔۔

نہیں۔۔اور سر جھٹکتے ہوے۔۔گاڑی میں بیٹھا،ماہم نے۔۔۔

عجیب نظروں سے عون شاہ زیب کو دیکھا۔۔،خود بھی گاڑی

میں بیٹھی۔۔۔،وہ اسے کچھ چپ چپ اور کھویا کھویا سا۔۔۔

لگا۔۔،

عون شاہ زیب کی آنکھوں کے سامنے وہ خوبصورت اور رویا

رویا سا چہرا تھا۔۔،وہ سوچ رہا تھا۔۔پتہ نہیں وہ کیوں۔۔۔۔

پریشان تھی۔۔۔،اس کا دل بے حد پریشان تھا۔۔،یہ نہیں کے

عون شاہ زیب نے حسین چہرے نا دیکھے تھے۔۔جس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوسائٹی سے اس کا تعلق تھا۔،وہاں ایک سے ایک بڑھ کر۔۔۔

حسین چہرہ موجودہ تھا۔۔،عون شاہ زیب خود بھی بے حد

خوبصورت تھا۔۔،لڑکیاں اس کے ارد گرد منڈلاتی تھی۔۔لیکن

آج تک کسی نے اسے کے دل کو اسطرح دھڑکایا تھا۔۔،وہ۔۔۔

شدید الجھانا کا شکار تھا۔۔،اسے سمجھ میں نہیں آرہی تھی

کہ اس لڑکی کونسی ادا نے اسے متاثر کیا تھا۔۔،اس کا چہرا

آنکھوں کے سامنے سے ہٹ نہیں رہا تھا۔۔،عون شاہ زیب۔۔۔۔

گیلانی کراچی سے اسلام آباد واپس آگیا تھا۔۔۔،

اسے میٹنگ کے سلسلے میں نیورک جانا تھا۔۔اس لیے وہ۔۔۔۔

اسلام آباد اپنے گھر واپس آگیا تھا۔۔،اس کی گاڑی زبیر

گیلانی کی محل نما کوٹھی میں داخل ہوئی۔۔۔،گاڑی سے۔۔۔

اتر کر وہ اندر داخل ہوا۔۔سامنے ہی صوفے پر زبیر گیلانی۔۔۔

اور شاہ زیب گیلانی اور اس کی والدہ شمائلہ بیگم بیٹھے۔۔

ہوئے تھے۔۔،وہ سب عون کا انتظار کر رہے تھے۔۔،وہ کئی۔۔۔۔۔

دنوں سے کراچی میٹنگ کے سلسلے میں موجود تھا۔۔اور۔۔

دو دن بعد اسے نے نیورک جانا تھا۔۔،عون نے ڈرائنگ روم میں

داخل ہوتے ہوے سب کو سلام کیا۔۔۔اور شمائلہ بیگم کے گلا

ملا۔۔شاہ زیب گیلانی نے عون سے اسد گیلانی اور سب کے۔۔

بارے میں پوچھا۔۔،عون نے کہا سب ٹھیک ہے۔۔

شمائلہ بیگم خاموش بیٹھی ہوئی۔۔عون کا جائزہ لے رہی۔۔۔

تھی۔۔،انہیں وہ تھکا تھکا سا اور بے چین لگا۔۔،شمائلہ نے۔۔۔

عون کو چائے کا کپ بنا کر دیا۔۔،وہ اب زبیر گیلانی کے۔۔۔۔۔

پوچھے ہوئے سوال کا جواب دے رہے تھا۔۔وہ عون سے۔۔۔۔۔

پوچھ رہے تھے۔۔کہ اس نے دو دن مزید کیا۔۔۔جی وہ مجھے۔۔

کچھ کام تھا۔۔۔،عون شاہ زیب گیلانی مزید دو دن اس۔۔۔۔۔

۔۔

لڑکی کو ڈھونڈنے میں لگا ے وہ لگاتار ماہم کو۔۔۔۔

یونیورسٹی چھوڑنے اور لینے گیا۔۔وہ کتنی دیر یونیورسٹی

کے گیٹ پر موجود اس کا انتظار کرتا۔۔۔،لیکن وہ اس دن۔۔

کے بعد وہ دکھائی نادی۔۔،لیکن وہ مایوس نہیں ہوا تھا۔۔۔

اسے نے نیورک سے واپس آکر ڈھونڈنے کا فیصلہ کیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زبیر گیلانی کے محل نما کوٹھی دیکھنے سے تعلق رکھتی۔۔۔۔۔۔

وہ ایک پر شکوہ عمارت تھی۔۔اس کے چاروں طرف پھیلا

ہوا خوبصورت سبزہ اور اس کے لان میں دنیا کا ہر پھول۔۔۔

موجود تھا۔عون شاہ زیب کو پھول بہت پسند تھے۔۔،اس۔۔۔۔

لیے اس نے لان میں ہر طرح کا پھول لگایا تھا۔۔۔،درمیان۔۔۔

میں پتھریلی روش تھی۔۔،اور اس کے دونوں طرف لان تھا

NEW ERA MAGAZINE .com

اس کے ایک حصہ میں مختلف طرح کے درخت تھے۔۔،اور۔۔

ایک حصہ سارے رنگوں کے پھول تھے۔۔۔جو عون شاہ زیب

کی پسند کے تھے۔۔،

مناہل اپنے کمرے موجودہ عنایا کے بارے میں سوچ رہی تھی

کہ اس نے کئی بار عنایہ سے پوچھا تھا۔۔کیا وہ اپنے باپ سے

ملنا نہیں چاہتی۔۔۔وہ انکی تلاش تو کرے۔۔۔ لیکن عنایا کا۔۔۔

ایک ہی جواب تھا۔۔ تلاش انہیں کیا جاتا ہیں۔۔۔،جو گم ہو۔۔۔

گے ہو۔۔،جو خود چھوڑ کر چلا جائے۔۔،انہیں تلاش کرنا۔۔۔۔۔۔

ضروری نہیں ہوتا۔۔،

💖💖💖

میں نے امی سے کہیں بار۔۔ بابا کے بارے میں پوچھا۔جب۔۔

میں چھوٹی تھی۔۔،اور امی مجھے تصویر دیتی اور میں۔۔۔

اس تصویر سے بات کرتی رہتی تھی۔۔،اس کے لہجہ میں۔۔۔۔

اس کے دل کا درد بول رہا تھا۔۔،وقت کے ساتھ ساتھ مجھے

سمجھ میں آ گی۔۔۔کہ وہ ہم سے تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔۔۔۔۔۔

انہوں نے امی کو اسوقت سہارا دیا تھا۔۔اور امی آج بھی۔۔۔

ان سے محبت کرتی ہے۔۔،پتہ ہیں مناہل میں جب بھی بابا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels Afsanay Poetry ...

کے بارے میں امی سے کوئی سوال کرتی، توامی مجھے۔۔۔۔

توجواب دے کے مطمن کردیتی۔۔۔ لیکن خود ساری رات۔۔۔

روتی تھی۔۔،وہ ہمیشہ مجھے کہتی کے تمہارے بابا کی کوئی

مجبوری ہوگی۔۔،اس لیے وہ نہیں آئے۔۔اس لیے میں نے ان

سے دوبار کوئی سوال نا کیا۔۔۔،عنایہ زور سے رونے لگی۔

۔اسکی زندگی میں اگر کوئی کمی تھی۔۔،توصرف یہ تھی۔۔

وہ اپنے بابا سے بہت محبت کرتی تھی۔۔،مناہل نے عنایا کے

دکھ کو محسوس کرتے ہوئے۔۔۔پھر دوبار کوئی سوال نا کیا۔۔

❤❤❤

عنایہ دودن سے یونیورسٹی نہیں گی تھی۔۔،کیونکہ۔۔۔۔۔۔

راحیلہ بیگم کی حالت بالکل ٹھیک نہیں تھی۔۔۔،پاس کے۔۔۔

کلینک سے دوالی تھی۔۔،لیکن کوئی فرق ناپڑا۔۔،اوراب۔۔۔۔

رات کے وقت راحیلہ بیگم کی حالت مزید خراب ہو گی تھی

عنایا صبح سے پریشان تھی۔۔،وہ خوف اور گھبراہٹ کا شکار

تھی۔۔،مغرب کے وقت اس نے مما سے کہا تھ،کہ وہ ہسپتال

چلے لے۔۔۔لیکن راحیلہ بیگم نے منع کر دیا تھا۔۔۔

وہ کنیسر کی پیسنٹ تھی۔۔یہ بات راحیلہ بیگم کو ابھی۔۔۔

کچھ دن پہلے پتہ چلی تھی۔۔،یہ کینسر کی لاسٹ اسٹیج۔۔۔

تھی۔۔۔،انہوں نے عنایا کو اپنی بیماری کے بارے میں کچھ۔۔۔

نہیں بتایا تھا۔۔۔،وہ اس بیماری سے تنہا لڑ رہی تھی۔۔۔انہیں

عنایا کی فکر تھی۔۔،اور یہ خوف انہیں لاحق تھا۔۔۔،کہ۔۔۔

ان کے بعد عنایا کا کیا بنا گا۔۔۔کچھ دن پہلے ہی انہوں نے۔۔۔

اسد گیلانی کو ٹی وی پر دیکھا تھا۔۔،جوانٹر ویو دے رہے۔۔۔

تھے۔۔،تب انہیں پتہ چلا۔۔کہ وہ کراچی میں ہی رہائش۔۔۔

پزیر ہے۔۔،انہوں نے تمام معلومات لی اور پچھلے تین دن

سے مسلسل ان کے آفس جارہی تھی۔۔،

وہ تین دن سے مسلسل ان کے آفس جارہی تھی۔۔لیکن وہ۔۔۔

میٹنگ کے سلسلے میں دبئی گے ہوئے تھے۔۔،وہ وہاں سے۔۔۔

واپس لوٹی۔۔تو تھکن کے باعث انہیں بخار ہو گیا۔۔،اب ان۔۔۔

کی حالت مزید خراب ہو گی تھی۔۔،عنایہ انہیں غنودگی کی

حالت میں آواز دی۔۔لیکن کوئی جواب ناپاکر وہ گھبرا گی

اسے گھبراہٹ میں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔۔۔

کہ وہ کیا کرا تنے میں اسے موبائل کی بیل سنائی دی۔۔۔اور۔۔

مناہل کا نمبر دیکھ کر اسے نے کال اٹھائی۔۔۔،رات کے گیارہ۔۔۔

کا وقت تھا۔۔۔،اسے نے روتے ہوئے فون پر مناہل کو را حیلہ۔۔

کی طبعیت کا بتایا۔۔،مناہل نے اسے تسلی دی۔۔،اور جلدی۔

سے ڈرئیور کو گاڑی نکالنے کا کہا۔۔،اور جلدی سے لباس۔۔۔۔۔۔

تبدیل کر کے،مما کو اپنے جانے کا بتا کر پورچ پہنچی۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈرائیور کو گاڑی عنایہ کے گھر کی طرف مڑنے کو کہا۔۔،جب

تک مناہل عنایہ کے گھر پہنچی۔۔راحیلہ بیگم کی طعبیت۔۔۔

مزید خراب ہو چکی تھی۔۔۔،ان کے ہاتھ پاوں بالکل ٹھنڈ ہو

گے تھے۔۔،اب وہ مکمل بے ہوش ہو چکی تھی۔۔،عنایا مسلسل

انہیں آواز دے رہی تھی۔۔،اور کوئی جواب نا۔۔پا کر وہ

ساتھ والے گھر کی طرف بھاگی۔۔اسے نے دروازہ پر دستک

لیکن دروازہ پر لگے تالا کو دیکھ کر عنایا کو یاد آیا۔۔۔،کہ۔۔۔

پرسوں تو آنٹی کسی رشتہ دار کے گھر شادی میں شرکت کے

لیے گی ہے۔۔عنایا کو پریشانی میں کچھ یاد نہ رہا۔۔وہ دو بار

بھاگ کر راحیلہ بیگم کے پاس پہنچی۔۔اور اپنی بے بسی پر

اس رونے آیا۔۔۔،اسے نے راحیلہ بیگم کو جھنجوڑتے ہوے۔۔۔۔۔

اس کے دل میں خوف آیا۔۔،کہ اگر مما کو کچھ ہو گیا۔۔تو۔۔۔۔۔

یہ خیال آتے ہی وہ تڑپی۔۔۔،نہیں مما آپ مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔

ناجانا۔۔۔پلیز مما میری بات سنے۔۔منا ہل نے دروازہ کو کھل

پایا۔۔وہ جلدی سی عنایہ کی طرف بڑھی۔۔۔،جو راحیلہ۔

بیگم کے اوپر جھکی ہوئی تھی۔۔زور زور سے رو رہی تھی۔۔۔۔

منا ہل نے عنایا کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔،تو وہ تڑپ کر اسے

کے گلے لگی۔۔۔،پلیز،منا ہل مما کو دیکھو ہو کیا ہو گیا ہے؟۔۔

یہ بولتی نہیں میں کب سے آواز دے رہی ہوں۔۔،دیکھو،مما

کو کہوں مجھے چھوڑ کر نا جاے۔۔،میرا توان کے سوا کوئی

نہیں ہے۔۔،پلیز منا ہل کو عنایا۔۔۔بدحواس سی لگی۔۔اسے۔۔۔

نے آگے بڑھ کر راحیلہ بیگم کی نبض چیک کی۔۔،جو بہت

دھیمی چل رہی تھی۔۔۔،اسے نے ڈرائیور کی مدد سے راحیلہ

بیگم کو گاڑی میں ڈالا کر عنایہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

راحیلہ بیگم کو ہسپتال میں ایمر جنسی میں داخل کر لیا۔۔۔۔

عنایہ گم بیٹھی تھی۔۔،تب ہی ڈاکٹر نے باہر آکر بتایا۔۔۔،وہ۔۔

اور مناہل دونوں ڈاکٹر کی طرف بڑھیں۔۔،ڈاکٹر نے انہیں۔۔۔۔

بتایا۔۔،کہ راحیلہ بیگم کو کینسر ہے۔۔جو کے لاسٹ اسٹیج

عنایہ نے ڈاکٹر کی بات کو سنا اور بے ہوش ہو کر زمین پر۔۔۔۔

گری۔۔۔

❤❤❤

عنایہ کو جس وقت ہوش آیا،تو اسے نے اپنے آپ کو ہسپتال

کے بستر پر پایا۔۔اسے نے آنکھیں کھولی۔۔تو ایک نرم شفیق

چہرا نظر آیا۔۔جو اس کو پیار سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس نے۔۔۔۔

مناہل کی طرف دیکھے راحیلہ کے بارے میں پوچھا۔۔،تو۔۔۔

اس نے بتایا۔۔کہ انہیں ہوش آچکا ہے۔،اس نے اپنے بستر کے

قریب کھڑے شخص کو دیکھا۔۔۔،اوران کے ساتھ موجودہ

ان سے عمر میں بڑے آدمی کی طرف دیکھا۔۔،یہ کون ہیں؟

اسد گیلانی کو اپنی بے بسی پر رونے آیا۔۔،اور انہوں نے۔۔

مسکراتے ہوئے۔۔۔،مناہل نے کہا یہ تمہارے تایا شاہ زیب

گیلانی اور یہ تمہارے دادا زبیر گیلانی۔۔۔زبیر گیلانی نے۔۔

آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔،

💖💖💖

عنایہ ان کا ہاتھ جھٹکنا چاہتی تھی۔۔۔لیکن وہ ایسا نہ کر

سکی۔۔۔،اسے راحیلہ بیگم یاد آئی۔۔،اور وہ بیڈ سے اتری۔۔۔۔

مناہل نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔۔۔،وہ راحیلہ بیگم کے۔۔۔

کمرے میں داخل ہوئی۔۔،وہ لڑکھڑاتے ہوے۔۔راحیلہ بیگم

کی طرف بڑھی۔۔۔،وہ چند لمحوں میں ہی برسوں کی۔۔۔۔۔۔۔

مریض دکھائی دے رہی تھی۔۔۔،

وہ چند لمحوں میں ہی برسوں کی مریض دکھائی دے۔۔رہی

تھی۔۔،عنایہ ان کے پاس بستر پر بیٹھی اور ان کے ہاتھ پر۔۔

سر رکھ کر رونے لگی۔۔راحیلہ بیگم ان کا واحد رشتہ تھا۔۔۔۔

جس نے عنایہ کو دنیا کے سرد و گرم سے بچ کر رکھا۔۔،اور اب

اس لگ رہا تھا۔۔،کہ وہ ٹھنڈی چھاوں سے نکل کر تپتی۔۔۔۔

دوپہر میں آ گی ہو۔۔جیسے۔۔،اسے کے آنسو راحیلہ بیگم نے

آنکھیں کھول کر عنایہ کو دیکھا۔۔۔،اور اس کے سر پر تسلی

کے لیے ہاتھ رکھا۔۔،

زبیر گیلانی اور شاہ زیب گیلانی بھی کمرے میں موجود۔۔۔۔

تھے۔۔،جس بہو کو انہوں نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا

آج انہیں یہاں خون کی تڑپ کھینچ لائی۔۔،آج تک اسد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گیلانی نے انہیں معاف نہیں کیا تھا۔۔۔،لیکن جب شاہ زیب

گیلانی نے راحیلہ بیگم کے بارے میں انہیں بتایا۔۔،اور اپنی

پوتی کا حال سن کر ان سے برداشت نہ ہوا اور خود بھی۔۔۔

شاہ زیب کے ہمراہ چلے آئے۔۔۔،جس وقت وہ ہسپتال پہنچے

عنایہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔،

شاہ زیب نے آتے ہی ڈاکٹروں سے راحیلہ بیگم کی حالت کے

بارے میں پوچھا۔۔،اور انہوں نے اپنا ہر تعاون دلانے کا یقین

دلائے۔۔۔،

شاہ زیب گیلانی اس دن اسد گیلانی کی جگہ پر بیٹھے ہوئے

تھے۔۔،کیونکہ اسد گیلانی میٹنگ کے سلسلے میں دبئی گے۔

ہوئے تھے۔۔۔،توانہیں سیکرٹری نے بتایا کے تین دن سے۔۔۔۔۔۔

ایک عورت اسد گیلانی کے بارے میں پوچھ رہی ہے۔۔،وہ۔۔۔۔

سوچ رہے تھے۔۔،کہ کون ہو سکتی ہیں۔۔۔؟شاہ زیب گیلانی

نے سیکرٹری کو کہا۔۔اسے اندر بھیج دوں۔۔،سر وہ،تو۔۔۔۔

چلی گی ہیں۔۔۔،سیکرٹری نے جواب دیا۔۔،اور کہا۔۔سر وہ۔۔۔

لفافے دے ئے گی ہیں۔۔،اور اپنا ایڈریس بھی ٹھیک ہے تم لے کر۔

آو۔۔،شاہ زیب گیلانی کو کہا۔۔سیکرٹری تیزی سے باہر چلی

گی۔۔شاہ زیب گیلانی سوچ رہا تھا۔۔کہ ایسی کون عورت۔۔

ہے۔۔۔جو مسلسل تین دن سے اسد گیلانی کو ملنے کے لیے۔۔۔

آرہی ہے۔۔،وہ سوچ رہے تھے۔۔اس اسد گیلانی سے کیا کام

ہو سکتا ہیں۔۔شاہداس کی کوئی مجبوری ہو گی۔۔،اتنے میں۔

سیکرٹری نے دروازہ پر دستک دی۔۔،اوراندرداخل ہوئی۔۔۔۔۔۔

سکرٹری نے لفافاشاہ زیب گیلانی لفافے کو کھول تواس۔۔۔

میں ایک خوبصورت لڑکی کی تصویراورایک خط تھا۔۔۔۔

شاہ زیب گیلانی نے خط کھول کرپڑھا۔۔،

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

💖💖💖

عنایاکے ناناکاتعلق ایک متوسط طبق سے تھا۔۔وہ ایک۔۔۔۔

استادہ تھے۔۔۔،اور جامعہ یونیورسٹی میں تدریس کے۔۔۔۔

فرائض انجام دیتے تھے۔۔،اوران سے بیک وقت کافی۔۔۔۔

سٹوڈنٹ تعلیم حاصل کرتے تھے۔۔،معاشرہ میں ان کاایک

مقام تھا۔۔،ان کی ایک ہی بیٹی تھی۔۔راحیلہ جس انہوں

نے ناز و نعم سے پالا تھا۔۔،وہ بہت خوبصورت تھی۔۔اس کا

مزاج بہت سادہ تھا۔۔،راحیلہ بیگم اکلوتی اولاد ہونے کے۔۔۔

۔

باوجود نہایت فرمانبردار تھی۔۔۔،پروفیسر توفیق اپنی۔۔۔۔۔

بیٹی راحیلہ سے بہت محبت کرتے تھے۔۔،راحیلہ بیگم نے۔۔۔۔

جب بی اے پاس کر لیا۔۔تو پروفیسر نے اس کا رشتہ اپنے

ایک دیرینہ دوست کے بیٹے سے کر رکھا تھا۔۔،

❤❤❤

اسد گیلانی کا شمار ان کے شاگردوں میں ہوتا تھا۔۔۔۔وہ۔۔۔۔

لڑکوں کے کالج میں پروفیسر تھے۔۔،شام کو گھر میں۔۔۔۔

اکیڈمی میں بھی پڑھاتے تھے۔۔اسد گیلانی پروفیسر توفیق

صاحب کے پسندیدہ سٹوڈنٹ میں شمار ہوتے تھے۔۔،اسد۔۔,۔۔۔

گیلانی اسلام آباد کے مشہور ترین بزنس مین کے بیٹے تھے۔۔۔

وہ اچھا اور ایک بااخلاق انسان تھا۔۔، لیکن اس کا باپ زبیر

گیلانی ہر چیز کو پیسہ میں تولتا تھا۔۔۔وہ ایک مغرور انسان

تھا۔۔،اس اپنی دولت اور حشمت پر بڑا ناز تھا۔۔۔،زبیر گیلانی

کے نزدیک دولت ہی سب کچھ تھی۔۔،وہ اپنے سے کمتر کو۔۔۔

کچھ نا سمجھتے تھے۔۔۔،

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤️❤️❤️

زبیر گیلانی کے دو بیٹے تھے۔۔،شاہ زیب گیلانی اور اسد

گیلانی۔۔،شاہ زیب گیلانی۔۔اسد گیلانی سے دو سال بڑے۔۔

تھے۔۔،شاہ زیب گیلانی شادی شدہ تھے۔۔،ان کا ایک بھی۔۔

بیٹا تھا جس کا نام زبیر گیلانی نے خود رکھا تھا۔۔۔عون۔۔۔

شاہ زیب گیلانی۔۔۔اسد گیلانی پڑھائی کے لیے ہوسٹل میں

رہتے تھے۔،کیونکہ زبیر پیلس میں رونق عروج پر رہتی تھی

ہر وقت پارٹیاں اور آئے دن کے فنکشن ہوتے رہتے تھے۔۔،جس

کی وجہ سے وہ ہوسٹل میں رہتا تھا۔۔،

❤❤❤❤

اسد گیلانی مزاج کے سادہ تھے۔۔دولت ہونے کے باوجود ان

میں غرور تک ناتھا۔۔۔،زبیر گیلانی نے شاہ زیب گیلانی کی۔

شادی اپنے سے بڑے اور اونچے خاندان میں کی تھی۔۔،اسد

گیلانی کی شادی بھی وہ اپنے سے بڑے اور اونچے خاندان۔۔

میں کرناچاہتے تھے جو ان سے حیثیت اور مرتبہ میں بلند

ہو۔۔،پروفیسر توفیق نے راحیلہ کا رشتہ اپنے دوست کے۔۔۔۔

بیٹے سے طے کر دیا تھا۔۔،لیکن عین وقت پر بارات نے آنے

سے انکار کر دیا تھا۔۔ایسے موقع پر کسی نے ساتھ نا دیا۔۔۔۔اور

NEW ERA MAGAZINE .com

لوگ سہارا دینے کی بجائے۔۔بات کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔

پروفیسر توفیق صاحب نڈھال سے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے

ان کے ارد گرد لوگوں کا ہجوم تھا۔۔۔،اور ہر کوئی مختلیف۔۔۔

قسم کی باتیں کر رہا تھا۔۔۔،کوئی دوست اور رشتہ دار ایسا

نہیں تھا۔۔۔،جو اس وقت مصیبت میں ان کا ساتھ دیتے۔۔۔۔۔

پروفیسر صاحب سر جھکائے بیٹھے تھے۔۔۔،صفیہ بیگم رو۔۔

رہی تھی۔۔،ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔وہ اپنی بیٹی کی

بد نصیبی پر رو رہی تھی۔۔،زندگی بھی انسان کو کس مقام۔

پر لے آتی ہے۔،اسد گیلانی بھی وہاں موجود تھا۔۔،وہ بھی

اس تقریب میں شامل تھا۔۔وہ کب سے خاموش کھڑا دیکھ

رہا تھا۔۔،اسد گیلانی نے پروفیسر صاحب کو بے حد خاموش

اور پریشان دیکھا۔۔،وہ جب سے ہی خاموش بیٹے ہوئے تھے۔۔۔

www.neweramagazine.com

اسد گیلانی نے فیصلہ کرتے ہوے۔۔،

❤❤❤❤

پروفیسر توفیق کو تکلیف میں مبتلا دیکھا۔۔تو۔۔اور اپنا۔۔۔

ارادہ ظاہر کیا۔۔۔،توپروفیسر صاحب نے سوچتے ہوے اس۔۔۔۔

دیکھا۔۔۔،اسد گیلانی نے پروفیسر صاحب کو سوچوں میں۔۔

مبتلا دیکھا۔۔۔تو اس نے پروفیسر صاحب سے کہا۔۔یقین۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry

کیجے میں آپ کی بیٹی کو خوش رکھوں گا۔۔،پروفیسر۔۔۔۔

توفیق صاحب نے اس کو تشکر آمیز نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پروفیسر توفیق صاحب کے ایک رشتہ دار نے آگے بڑھ کر۔۔۔

۔

تسلی دی۔۔۔،

❤❤❤❤

اس وقت پروفیسر صاحب۔۔۔۔نے تمام رشتہ داروں کی

۔۔موجودگی میں اپنی عزت بچنے کے لیے۔۔اسد گیلانی سے

راحیلہ کی شادی کردی تھی۔۔،اس وقت ہوسٹل میں رہتا۔۔۔

تھا۔۔،اس لیے شادی کے کچھ دن بعد وہ زبیر گیلانی سے ملنے

اور اپنی شادی کا بتانے گئے۔۔، لیکن۔۔اسد گیلانی کے بتانے۔۔۔

سے پہلے ہی زبیر گیلانی کو سب کچھ پتہ چل چکا تھا۔۔۔

پہلے ہی زبیر گیلانی کو اس کی شادی کا پتہ چل چکا تھا۔۔۔

اور انہوں نے اسد گیلانی کی شادی اپنے دوست کی بیٹی۔۔۔

۔

سے طے کردی تھی۔۔،اسد گیلانی جب نے زبیر گیلانی کو۔۔

اپنی جب اپنی شادی کے بارے میں بتایا۔۔۔تو زبیر گیلانی۔۔۔

چالاکی سے کام لیتے ہوئے۔۔ان سے کہا۔۔کہ میں راحیلہ کو

تب ہی قبول کروں گا۔۔جب تم نوشابہ سے شادی کروں گے

نہیں، تو تم مجھے بہتر۔۔ سمجھتے ہو۔۔۔زبیر گیلانی نے۔۔۔۔

دھمکی دیتے ہوئے کہا۔۔اسد گیلانی نے زبیر گیلانی کی۔۔۔۔۔

(یعنی اپنے باپ) جن کے چہرے پر سرد تاثرات تھے۔۔۔

اسد گیلانی جو راحیلہ بیگم سے محبت کرنے لگے تھے۔۔۔،وہ

ایک وفادار بیوی تھی۔۔۔،اور راحیلہ کو ان کا جائز مقام۔۔۔۔۔۔

دلانے کے لیے۔۔انہوں نے دوسری شادی کی۔۔۔ لیکن وہ نہیں۔

جانتے تھے۔۔۔کہ وہ زبیر گیلانی کے جال میں پھنسے چکے۔۔۔۔

تھے۔۔،یہ زبیر گیلانی کی چال تھی۔۔،نوشابہ سے شادی کے

بعد زبیر گیلانی نے ان دونوں کو ہنی مون کے لیے بھیج دیا۔۔

اور خود راحیلہ کو پیچھے سے غائب کروادیا۔۔۔پروفیسر۔۔۔

صاحب کو روزانہ دھمکیاں ملتی تھی۔۔۔،اور انہوں نے اپنا

گھر بیچ کر اپنا ٹرانسفر کراچی شہر کے لیے کروالیا۔۔،

اسد گیلانی جب واپس آئے۔۔تو وہ پروفیسر توفیق اور۔۔۔۔۔

راحیلہ بیگم سے ملنے گے۔۔، لیکن وہ گھر چھوڑ کر جا چکے۔۔

تھے۔۔،اسد گیلانی بے حد پریشان ہوا۔۔،آس پاس لوگوں سے۔

معلوم کرنے پر اسے عجیب باتیں پتہ چلی۔۔،وہ بوجھل۔۔

قدموں اور دل میں بے حد دکھ کی کفیت کے ساتھ لوٹ آیا

اسد گیلانی کو انداز ہو چکا تھا۔۔، کہ یہ سب کسی نے کیا

ہے۔۔مزید تفتش کرنے پر اس اپنے باپ زبیر گیلانی کے بارے

میں سب کچھ پتہ چل چکا تھا۔۔، کہ یہ سب کچھ انہوں نے

کروایا ہے۔۔،وہ غصہ میں پیچ وتاب کھا کر رہ گیا۔۔،اور۔۔۔

طیش میں آکر وہ نوشابہ بیگم کو طلاق دینے والے تھے۔۔۔۔۔

تو انہیں پتہ چل کہ وہ ماں بننے والی ہیں۔۔اور اسد گیلانی

جو۔۔ان۔۔جو۔۔ان پرشانیوں میں گھیرا کر یہ بھول چکے

تھے۔۔کہ راحیلہ بھی تو امید سے تھی۔۔،انہوں نے زبیر۔۔۔۔۔۔

گیلانی سے جھگڑا کیا۔۔،اور انہیں موجود حالات کے بارے

میں بتایا گیا۔۔،اور راحیلہ بیگم کی حالت کے بارے میں بتایا

لیکن زبیر گیلانی خاموش بیٹھے رہے۔۔،ان کے چہرے پر

موجودہ سفاکیت میں کوئی کمی نا آئی۔۔۔،

اسد گیلانی نے فیصلہ کرتے ہوئے۔۔،کراچی فیکٹری کا چارج

سنمبھال لیا۔۔،اور کراچی ہی میں رہنے لگے۔۔،اسد گیلانی۔۔

نے دوبار پلٹ کر نا دیکھا۔۔۔،اسد گیلانی نوشابہ بیگم کو۔۔۔۔

ساتھ لے کر ہمیشہ کے لیے کراچی میں رہنے لگے۔۔۔،انہوں نے

زبیر پیلس کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا۔۔۔،

💖💖💖

انہوں نے زبیر پیلس کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا۔۔،تھا۔۔۔وہ۔۔۔

دوبار کبھی بھی اسلام آباد نہیں گے۔۔راحیلہ کو ہر جگہ۔۔۔۔

ڈھونڈنے کی کوشش کی۔۔لیکن انہیں کامیابی نصیب۔۔۔۔

نہیں ہوئی۔۔

💖💖💖

کراچی آنے کے بعد صفیہ بی بی بیٹی کی ویران زندگی کا۔۔۔۔

غم نہ سہہ سکی۔۔۔اور عنایہ کی پیدائش کے ایک سال بعد

چل بسی۔۔۔اب راحیلہ کو ماں کے بعد باپ کا سہارا تھا۔۔۔

پروفیسر توفیق نے اپنی بیٹی اور نواسی کی ذمہ داری۔۔۔

اٹھائی۔۔ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے سارا پیسہ عنایہ کے لیے

بنک میں محفوظ کر دیا۔۔،ان کی زندگی نے زیادہ مہلت نہ۔

دی۔۔۔اور جب عنایہ کالج میں تھی۔۔۔وہ بھی چل بسے۔۔۔۔۔۔

اب راحیلہ کو اللہ کا سہارا تھا۔۔،انہوں نے جیسے تیسے کر

کے زندگی بسر کرلی۔۔ لیکن اب انہیں عنایہ کی فکر رہتی۔۔۔۔

تھی۔۔،کیونکہ انہیں اپنی زندگی کا کوئی بھروسہ نہ تھا۔۔۔

وہ اکثر بیمار رہتی تھی۔۔اور وہ چاہتی تھی۔۔ کہ اپنی۔۔۔۔

زندگی میں عنایہ کو محفوظ ہاتھوں میں سونپ دے۔۔۔

انہیں کینسر تھا۔۔۔،اور یہ بات انہیں کچھ مہینے پہلے پتہ

چلی تھی۔۔،اور تب سے ہی انہیں یہ فکر کھائے جارہی تھی۔۔

کہ عنایہ کا کیا بناگا۔۔۔،وہ یہ چاہتی تھی۔۔،کہ اپنی زندگی۔

میں ہی اس کی شادی کر دے۔۔ لیکن کوئی مکان کی لالچ۔۔۔

میں آتا۔۔۔ کسی کی عمر زیادہ ہوتی۔۔۔،اور کوئی بھی رشتہ

ایسا نہیں تھا۔۔ جو انہیں اپنی بیٹی عنایہ کے لیے اچھا۔۔۔

لگتا۔۔۔ راحیلہ نے اپنی بیماری کے بارے میں عنایہ کو نہیں۔۔۔

بتایا تھا۔۔۔،کیوں کہ انہیں پتہ تھا۔۔،؟کہ عنایہ اپنے باپ سے

بہت محبت کرتی ہے۔۔اور اسد گیلانی کی کمی کو محسوس

کرتی ہے۔۔،اور وہ راحیلہ بیگم کے سامنے ان ذکر نہیں کرتی

لیکن ان کی کمی کو دل میں محسوس کرتی ہے۔۔۔،اور اس

کمی نے عنایہ کی ذات میں ایک خلا پیدا کر دیا تھا۔۔،اور اگر

وہ اپنی بیماری کا اسے بتاتی۔۔،تو وہ مزید پریشان ہوتی۔۔۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ عنایہ بہت احساس ہے۔۔۔۔

شاہ زیب نے خط کھول کر پڑھا تو اسے نے پڑھا، اسے میں۔۔۔

اسے میں راحیلہ بیگم نے اسد گیلانی کو اپنی بیماری اور۔۔۔

عنایہ کے بارے میں بتایا۔۔۔، کہ عنایہ اس کی بیٹی ہے۔اب تک

اسے نے تمام ذمہ داری اٹھائی۔۔۔اور اسے ماں اور باپ دونوں

کا پیار دیا۔۔، اسے زمانے کے سرد و گرم سے بچایا۔۔۔، میں نے۔۔۔

اپنی ذمہ داری پوری کردی۔۔اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔۔ لیکن

اب میں کینیسر کی پیسنٹ ہوں۔۔۔، میری زندگی کا کوئی۔۔۔۔

بھروسہ نہیں۔۔، ایک کونے پر ایڈریس لکھ ہوا تھا۔۔۔،

شاہ زیب گیلانی کو اسد گیلانی کی پہلی شادی کا پتہ کافی

عرصہ بعد چلا۔۔اسے اپنے چھوٹے بھائی سے بہت محبت تھی

اور اس کی زندگی کے اس لمحہ کو جان کر بے حد تکلیف۔۔۔۔

ہوئی۔۔۔،اسے نے اسد گیلانی کو اسی وقت ہی فون کیا۔۔،

لیکن وہ میٹنگ میں بزی تھا۔۔،اور خود جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

شاہ زیب گیلانی ڈرائیور کے ہمراہ جس وقت پہنچے۔۔۔وہ۔۔۔

شام چھ بجے کا وقت تھا۔۔،اسے نے گاڑی سے اتر کر دروازہ۔۔

پر دستک دی۔۔، لیکن دروازہ پر موجودہ تالے کو دیکھ کر۔۔،

وہ پریشان ہوے۔۔،اسے نے ہمسائوں کو پوچھا۔۔، لیکن انہوں۔۔

نے لاعلمی کا اظہار کیا۔۔،وہ واپس آ کر گاڑی میں بیٹھے۔۔۔۔

اور ایک بار پھر اسد گیلانی کا نمبر ملایا۔۔۔،اسد گیلانی سے

سلام دعا کے بعد، شاہ زیب گیلانی نے اسے تمام بات بتائی

جسے سن کر وہ رونے لگے۔۔،اور خوش بھی ہوے۔۔، شاہ

زیب گیلانی نے اسے فون پر تسلی دی۔۔،اور کہا۔۔ کہ تم۔۔۔

پریشان نہ ہو۔۔۔میں تم کو تمام معلومات فراہم کر دوں گا۔۔۔۔

اسد گیلانی کل صبح کے لیے پاکستان جانے والی پہلی۔۔۔

۔فلائٹ میں سیٹ بک کروائی۔۔۔،شاہ زیب گیلانی نے اپنے

چھوٹے بھائی۔۔۔اسد گیلانی کو تسلی دے دی۔۔ لیکن خود

وہ پریشان تھا۔۔۔،کہ راحیلہ کے بارے میں کس سے پتہ کرے

شاہ زیب گیلانی نے ڈرائیور کو گاڑی واپس چلنے کا کہا۔۔۔،

تھا۔۔،ڈرائیور نے ابھی گاڑی چلائی تھی۔۔،کہ راحیلہ بیگم۔۔

کے دروازہ پر ایک سفید کلر کی گاڑی آکر رکی۔۔،اور اسے

میں سے ایک لڑکی اتر کر راحیلہ بیگم کے گھر میں داخل۔۔۔

ہوئی۔۔۔،اور اسے کے ہاتھ میں کچھ فائل تھیں۔۔،مناہل۔۔۔۔

ہسپتال سے راحیلہ بیگم کی فائل لینے آئی تھی۔۔،شاہ زیب

گیلانی نے ڈرائیور کو اسے گاڑی کا پیچھا کرنے کو کہا۔۔،

شاہ زیب گیلانی کی گای نے مناہل کا پیچھا کرنا شروع کیا۔۔۔

ڈرائیور نے بڑی مہارت سے گاڑی کے پیچھے تھا۔۔اس نے اپنی

اور مناہل کی گاڑی کے درمیان کافی فاصلہ رکھا۔۔۔،مباہل کی

۔

گاڑی ہسپتال کے آگے رکی۔۔تو اسے کے پیچھے ہی شاہ زیب۔۔

گیلانی کی گاڑی آکر رکی۔۔شاہ زیب گیلانی نے ریسپیشن پر

راحیلہ اسد گیلانی کے بارے میں پوچھا۔۔ریسپیشن پر۔۔۔۔۔

موجودہ نرس نے انہیں کمرہ نمبر بتایا۔۔،وہ تیزی سے کمرہ

نمبر 211 کی طرف بڑھے۔۔،شاہ زیب گیلانی ابھی ہسپتال۔

کمرے نمبر 211 میں پہنچے۔۔انہوں نے مناہل کو وہاں۔۔۔۔۔

کھڑے پایا۔۔،اور راحیلہ بیگم کے بیڈ کے قریب آکر کھڑے

ہوے۔۔،راحیلہ بیگم ہوش میں تھی۔۔شاہ زیب گیلانی نے۔۔۔

انہیں سلام کیا۔۔،جس کا جواب راحیلہ بیگم نے دیا۔انہوں

نے شاہ زیب کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔۔،نہ ہی وہ ان

سے کبھی بھی ملی تھی۔۔۔،وہ شاہ زیب گیلانی کو پہچان۔

کی کوشیش کرنے لگی۔۔،انہوں نے اپنا تعارف کروایا۔۔اور۔۔۔

بتایا کہ وہ اسد گیلانی کے بڑے بھائی ہیں۔۔راحیلہ بیگم کو۔۔

یاد آیا۔۔کہ اسد گیلانی نے انہیں اپنے بڑے بھائی شاہ زیب۔۔

کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔کہ وہ ان سے دو سال بڑے ہیں۔۔اور

وہ شادی شدہ تھے۔۔،ان کا ایک پیار سا بھتیجا بھی ہے۔۔۔

شاہ زیب گیلانی نے انہیں اسد گیلانی کے بارے میں بتایا۔۔۔

کہ وہ کل صبح تک آجائے گے۔۔۔

راحیلہ بیگم ایک بار پھر غنودگی میں چلی گی۔۔،انھیں اسد

گیلانی کا بے صبری سے انتظار تھا۔۔،شاہ زیب گیلانی۔۔۔۔۔۔۔

راحیلہ بیگم کو دیکھا۔۔جو دوائیوں کے زیر اثر تھی۔۔،انہوں

نے مناہل سے عنایا کے بارے میں پوچھا۔۔،وہ شاہ زیب کو۔۔۔

لے کر عنایا کے کمرے کی طرف چل دی۔۔جہاں وہ بے ہوش

تھی۔۔راحیلہ بیگم کی بیماری کا سن کر۔۔شاہ زیب گیلانی۔۔

نے تاسف سے اسے دیکھا۔۔وہ پہلی بار اس سے مل رہے تھے۔۔

انہوں نے بے ہوش پڑی عنایہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔اس کے ایک

ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی۔۔،شاہ زیب گیلانی نے کمرے۔۔

سے باہر نکل کر زبیر گیلانی کو فون کیا۔۔اور انہیں تمام۔۔۔

صورتحال سے آگاہ کیا۔۔،زبیر گیلانی نے تمام بات سن کر۔۔۔

شرمندہ ہوئے۔۔اور انہیں صیح معنوں میں اپنا آپ برا لگا۔۔۔

اور ان کا ضمیر انہیں ملامت کرنے لگا،وہ کچھ سوچنے لگے۔

اور پھر انہوں نے وہاں جانے کا فصیلہ کر لیا۔۔،اور جس وقت۔

عنایہ نے آنکھیں کھولی انہیں وہاں آئے ہوئے تھوڑی ہی دیر۔۔

ہوئی تھی۔۔،

💖💖💖

شاہ زیب گیلانی اور زبیر گیلانی بھی کمرے میں داخل ہوئے

NEW ERA MAGAZINE .com

جہاں عنایا بیٹھی رو رہی تھی۔۔،زبیر گیلانی نے آگے بڑھ کر۔۔

اسے کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔،راحیلہ بیگم بھی ہوش میں تھی

عنایا کے آنسو انہیں مزید تکلیف دے رہے تھے۔۔،انہوں نے۔۔۔

اپنا کپکپاتا ہوا ہاتھ اس کے سر پر رکھا۔۔ مما آپ نے مجھے۔۔۔

سے کیوں چھپایا۔پلیز، مما ایک بار تو مجھے پر بھروسہ کیا

ہوتا۔۔،آپ نے اکیلے اتنا کچھ برداشت کیا۔۔، مما آپ کی عنایا۔

اتنی بھی کمزور نہیں ہیں۔۔،وہ پھر رونے لگی۔۔اور راحیلہ۔۔

بیگم کو اپنی زندگی کا کوئی بھروسہ نہ تھا۔۔وہ اسے اپنی۔

آنکھوں کے سامنے اپنے گھر کا ہوتا دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اسے زندگی سے کوئی شکوہ شکایت نا تھی۔۔۔لیکن وہ عنایہ

کو محفوظ ہاتھوں میں سونپنا چاہتی تھی۔۔،

❤️❤️❤️

زبیر احمد نے ان سے معافی مانگی تھی۔۔اور انہوں نے انہیں

معاف کر دیا تھا۔۔

اسد گیلانی بھی آچکے تھے۔۔،اتنے سالوں کے بعد وہ راحیلہ۔

بیگم کو دیکھ کر رو پڑے۔۔جس وقت اسد گیلانی ہاسپٹل۔۔۔

پہنچے۔۔تو راحیلہ بیگم کی حالت بہت خراب تھی۔۔،وہ۔۔۔۔

ڈاکٹروں سے بات کر کے انہیں بیرون ملک لے جانا چاہتے تھے

لیکن راحیلہ بیگم نے اسد گیلانی کو منع کر دیا۔۔انہیں اپنی۔
زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔،اور انہوں نے اسد گیلانی
کے سامنے اپنی آخری خواہش کا اظہار کیا۔۔،اسد گیلانی کی
آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔۔،وہ بے حد پریشان ہوا۔۔کہ راحیلہ
بیگم نے ان سے زندگی میں پہلی بار اپنی خواہش کا اظہار۔
کیا تھا۔۔،انہوں نے عنایہ کی طرف دیکھا۔۔وہ انھیں ناراض
ناراض سی لگی۔۔،اور اسد گیلانی پشمان ہوئے۔۔،وہ جانتے۔۔
تھے۔۔کہ عنایہ کا رویہ ان سے ایسے کیوں ہے۔۔،جب سے وہ۔۔
آئے ہیں اس نے ایک بار بھی ان کی طرف نہیں دیکھا۔۔اور
جب سے وہ آئے ہیں۔۔۔عنایہ ایک طرف اپنی دوست کے۔۔۔۔۔
ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔وہ ان سے ایسے ملی۔۔،جیسے وہ۔
کوئی غیر شخص ہو۔۔وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح ناراض۔

سی تھی۔۔،

❤❤❤❤

وہ راحیلہ بیگم کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔۔،وہ ان کی۔۔

پہلی محبت تھی۔۔،اسد گیلانی نے دل سے کسی کو شدت۔۔

سے چاہا تھا۔وہ راحیلہ تھی۔۔،اور اب وہ ان کی آخری۔۔۔۔۔

خواہش کے بارے میں جان کر پریشان تھے۔۔،انہیں کچھ۔۔۔۔۔

سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔وہ کمرے سے باہر نکلے تب ہی شاہ۔۔

زیب گیلانی نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔،اور اسد گیلانی

نے روتے ہوئے۔۔اپنا سر ان کے کندھے پر رکھا۔۔،شاہ زیب۔۔۔

گیلانی انہیں حوصلہ دیا۔۔،اسد گیلانی اپنی تمام پریشانی۔۔

بھائی کو بتائی۔۔اور راحیلہ بیگم کی آخری خواہش بھی۔۔۔۔

بھائی میں نے اس کو زندگی بھر سوا دکھ کے کچھ نا دیا۔اب

NEW ERA MAGAZINE .com

میں چاہتا ہوں۔۔ کہ وہ سکون سے اپنے آخری لمحے جئے۔۔۔

❤❤❤❤

اسد گیلانی پھر رونے لگے۔۔، شاہ زیب گیلانی بھی بھائی کی

بات سن کر پریشان ہوا لیکن اچانک ان کی آنکھیں کسی خیال

کے تحت چمک اٹھیں۔۔، اور انہوں نے بھائی کو تسلی دی اور

کہا تم پریشان کیوں ہوتے ہو۔۔ عون بھی تو تمہارا بیٹا ہے۔۔، ان

کی بات سن کر اسد گیلانی کو دھچکا لگا۔۔۔ وہ ایک بیٹی۔۔۔

کے لیے دوسری بیٹی کا حق نہیں مار سکتے تھے، وہ پریشانی

سے شاہ زیب گیلانی کو دیکھنے لگے۔۔۔ لیکن بھائی آپ نے۔۔۔

تو ماہم کے لیے کہا تھا۔۔، شاہ زیب گیلانی نے ان کی الجھنے

کو سمجھتے ہوئے بے اختیار سانس لیا۔۔، ہاں میں نے کہا تھا

لیکن یہ میری خواہش تھی۔۔، کہ عون تمہارا اداماد بنے۔۔، اور

NEW ERA MAGAZINE .com

تمہاری بیٹی میرے گھر کی بہو بنے۔۔،مجھے ماہم اور عنایا۔

میں کوئی فرق نہیں۔۔،دونوں ہی تمہاری بٹیایاں ہیں۔۔،وہ۔

بے اختیار مسکرائے۔۔اور اسد گیلانی نے اپنے بڑے بھائی کی

بات سمجھتے ہوئے۔۔،رضامندی میں سر ہلایا۔۔،اور وہ اب۔۔۔

مطمئن تھے۔۔،

❤❤❤

NEW ERA MAGAZINE .COM

اور اسد گیلانی نے سوچ کہ۔انہوں نے عون سے بات بھی کی

تھی۔۔لیکن اسے نے صاف منع کر دیا تھا۔۔کہ ماہم اسے کے لیے

اس کی چھوٹی بہن کی طرح۔۔،وہ اس بارے میں سوچ نا۔۔۔

بھی نہیں چاہتا۔۔۔،اور شاہ زیب گیلانی عون سے پوچھے۔۔

بغیر اسد گیلانی سے بات کر چکے تھے۔۔،اور اب انہیں اپنے۔۔

چھوٹے بھائی کو انکار کرنا پڑتا۔۔،اور شرمندہ ہونا پڑتا۔۔،

لیکن اب انہوں نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔۔، کہ

وہ بھائی کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچ گئے۔۔

❤️❤️❤️

شاہ زیب گیلانی نے اسد گیلانی کو کمرے میں بھیج کر خود

اپنے بیٹے عون گیلانی کو فون کرنے لگے۔۔، عون شاہ زیب۔۔۔

گیلانی میٹنگ کے سلسلے میں نیورک گئے تھے۔۔وہ آج صبح

ہی اسلام آباد واپس آیا۔۔۔تھا۔۔،

عون شاہ زیب گیلانی میٹنگ کے سلسلے میں نیورک گئے۔۔۔۔

تھے۔۔وہ آج صبح ہی اسلام آباد واپس آیا تھا۔۔،اور اس۔۔۔۔۔

وقت اپنے کمرے میں موجود آرام کر رہا تھا۔۔،وہ اپنے بیڈ

پر لیٹ کر اس لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔، جس کا۔۔۔

وہ نام تک نہیں جانتا تھا۔۔،اور آنکھیں بند کرتے ہی اس۔۔۔۔۔

لڑکی کا چہرۓ آنکھوں کے سامنے آجاتا۔۔،اور وہ سوچنے۔۔

لگتا پتہ نہیں وہ اتنی کیوں پریشان تھی۔۔کہ اپنے آنسووں پر

کنڑول نہ کر سکی۔۔،جو اس کی آنکھوں میں بے ساختہ اور

خود باخود چل آرہے تھے۔۔،عون کے دل میں بے چینی سی۔۔

ہو رہی تھی۔۔بس میں ہوتا تو۔۔وہ اس کی تمام تکلیف۔۔۔۔۔

کر دیتا۔۔،اس کے ذہئن میں ایک چیز آتی۔۔۔کہ۔۔جو روتے۔۔۔

میں۔۔اتنی خوبصورت لگتی ہے۔۔،وہ ہنستے میں کتنی۔۔۔۔

کتنی پیاری لگ گی۔۔۔عون۔۔،شاہ زیب کے ہونٹ بے اختیار۔۔

مسکرا اٹھتے۔۔۔،اور اسے کے دل میں اس انجانی لڑکی۔۔۔۔۔

محبت میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔،اور اس کی محبت کی جڑۓ

مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی تھی۔۔،کہ وہ جو آج۔۔۔۔

تک کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھ کر بھی نہ دیکھتا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

آج وہ اس کو گھنٹوں بیٹھ کر سوچتا تھا۔۔اسے کچھ اچھا۔

نہیں لگ رہا تھا۔۔۔،وہاں نیورک میں بھی اس کی کوشیش۔۔

تھی۔۔،کہ وہ جلد سے جلد پاکستان جا کر اسے تلاش کرے۔۔۔

اور جب عون شاہ زیب گیلانی یہ سوچتا۔۔۔کہ اگر وہ اس۔۔۔

نہ ملی۔۔تو اس کے سینہ میں دم گھٹن لگتا۔۔،تو وہ بہت بے

چین اور پرشان ہو جاتا۔۔،لیکن اس کو اپنی محبت پہ یقین

تھا۔۔،اور اس کو بھروسہ تھا۔۔،کہ وہ اس کو ضرور تلاش۔۔

کرے گا۔۔،

یہ پریت محبت کی

تم سے ایسی لگی

یہ پریت محبت کی

تم سے ایسی لگی

کہ سلگتا ہے۔۔،

میرا تن من اس میں۔۔،

کہ اب تم میری زندگی ہو

اے میرے ہمدم

تجھے جان کر بھی

میں انجان ہوں۔۔۔

تجھے جان کر بھی

میں انجان ہوں۔۔۔

اۓ میرے آشنا،

اۓ میرے ہمدم

اۓ میرے آشنا،

ائے میرے ہمدم۔۔

تجھ سے ملکر محبت کی

داستان سناوں گا

تجھ سے ملکر محبت کی

داستان سناوں گا

بس تم یوں ہی

میرے ساتھ چلنا

اے میرے ہمسفر

اے میرے ہمسفر۔۔۔

شاعرہ

سائرہ قریشی

❤❤❤

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عون شاہ زیب کو شروع شروع میں عجیب سالگا۔۔۔کہ وہ۔

کیسے کسی لڑکی سے محبت کر سکتا ہے۔۔وہ جو صنف نازک

سے دور بھاگتا تھا۔۔یونیورسٹی میں بھی لڑکیاں اس سے۔۔۔

دوستی کی خواہ تھی۔۔،لیکن آج عون شاہ زیب گیلانی کا

دل اس لڑکی کے لیے تڑپتا تھا۔۔،وہ اپنی بے چینی کے بارے

میں کسی کو نہیں بتا سکتا تھا۔۔،ابھی وہ اس کے بارے۔۔۔۔۔

میں سوچ ہی رہا تھا۔۔۔کہ وہ ماہم سے کیسے بات کرے۔۔،

یونیورسٹی میں تو روزانہ اتنی لڑکیاں آتی ہیں۔۔وہ اس۔۔

سے کیسے پوچھے ؟۔۔،پھر وہ اس کا نام تک نہیں جانتا۔۔۔۔

اور پتہ نہیں وہ کونسے ڈیپارٹمنٹ میں پڑھتی ہوں گی۔۔،۔

اور ماہم اسے جانتی بھی ہو گی یا نہیں۔۔۔ماہم تو حیران۔۔۔

ہو گی جب اس کو پتہ چل گا۔۔،کہ اسے نے یعنی عون شاہ

زیب گیلانی نے کسی لڑکی کو پسند کیا ہے۔۔۔عون شاہ زیب

گیلانی کے لب مسکرا اٹھے۔۔،وہ خوشگوار مستقبل کے بارے

میں سوچتا۔۔۔،نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔۔آنے والے کل۔۔۔

سے بے خبر۔۔،

❤️❤️❤️

اسے سوئے ہوئے۔۔۔کچھ ہی دیر.ہوئی تھی۔۔کہ اس کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موبائل بجنے لگا۔۔اور موبائل کی گھنٹی کی آواز سارے۔۔۔

کمرے میں گونج رہی تھی۔۔۔،عون شاہ زیب کی آنکھ کھل۔۔۔

گئی۔۔،اس نے فون کو اٹھا کر دیکھا۔۔جو سائیڈ میز پر رکھا۔

ہوا تھا۔۔،تو شاہ زیب گیلانی تھا۔۔،اس نے شاہ زیب گیلانی

کو سلام کیا۔۔،تو،انہوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے عون۔

سے کہا کہ وہ جلد سے جلد کراچی پہنچے۔۔۔،اس وقت اسے

NEW ERA MAGAZINE

جو بھی فلائٹ ملے۔۔،اور کراچی پہنچ کر انہیں فون کرے

شاہ زیب گیلانی نے اسے حکم دیتے ہوئے۔۔فون رکھ دیا۔۔۔،

وہ پریشان سا بیٹھا کچھ دیر تو فون کو دیکھتا رہا۔۔،اور پھر

سر کو جھٹکتے ہوئے۔۔۔تیار ہونے کے لیے واش روم میں۔۔۔۔۔۔

چلا گیا اور فریش ہو کر ٹپ ٹاپ تیار ہو کر کمرے سے باہر۔۔۔۔

۔

نکل کر سڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے۔۔شمائلہ بیگم کے۔۔۔۔۔

کمرے کی طرف قدم بڑھادیئے۔۔۔،

شمائلہ بیگم کے کمرے کی طرف قدم بڑھادیئے۔۔،اور انہیں۔

اپنے جانے کا بتا کر۔۔۔ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا بولا۔،شمائلہ

بیگم نے اپنے خوبصورت بیٹے کو دیکھا۔۔،جو بلیو شرٹ اور

بلیک پینٹ کوٹ میں اچھا لگ رہا تھا۔۔،اور انہوں نے دل ہی

دل میں نظر اترتے ہوئے۔۔اسے جانے کی اجازت دی۔۔،

عون شاہ زیب کی گاڑی ایئر پورٹ کی جانب تیزی سے سفر

کررہی تھی۔۔،عون شاہ زیب خود بھی جلد ہی کراچی جانا

چاہتا تھا۔۔،وہ سوچ رہا تھا۔۔۔کہ بابا اتنی عجلت میں کیوں

تھے۔۔،اوراس کو اتنی جلدی کیوں پہنچنے کا کہا۔۔،عون۔۔۔۔

شاہ زیب گیلانی۔،وہ بزنس کے سلسلے میں آنے والی ڈیٹس

کااندازکرنے لگا۔۔جو کہ ابھی دور تھی۔۔،وہ خود ہی۔۔۔۔۔۔۔

مختلیف قسم کی قیاس آرائی کررہا تھا۔۔۔،وہ ذہئن کو۔۔۔۔۔۔

جھٹکا رہا تھا۔۔ڈرائیور نے گاڑی ائیر پورٹ کے سامنے رکی۔۔۔۔

توعون شاہ زیب گیلانی کار سے اتر کرائیر پورٹ کے اندر۔۔۔۔

داخل ہوا۔۔،ائیر پورٹ کی دیدہ زیب عمارت بہت خوبصورت

تھی۔۔،اسلام آباد ائیر پورٹ بہت خوبصورت تھا۔۔ویسے بھی

بھی وہاں ٹورِیٹس آتے رہتے تھے۔۔۔،

💖💖💖

اسد گیلانی کے چہرے پر خوشی کے تاثرات تھے۔۔جب وہ۔۔۔

کمرے میں داخل ہوا۔۔،تو عنایہ بیڈ کے قریب رکھے اسٹول۔۔۔

پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔،اور راحیلہ بیگم دوائیوں کے زیر اثر۔

سو رہی تھی۔۔،اسد گیلانی نے آگے بڑھ کر عنایہ کے سر پر

ہاتھ پھیرا۔۔۔،تو وہ اسٹول سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔تا کہ وہ

بیٹھ سکے۔۔،اسد گیلانی نے عنایہ کو گلے لگایا۔اور شفیقیت

و محبت سے۔۔۔اسے کے بالوں کو سہلایا۔۔عنایہ ان سے یکدم

دور ہوئی۔۔،اسد گیلانی نے اس کی حرکت کو نظر انداز کرتے

ہوئے۔۔اسے گھر جانے ہو کہا۔۔کہ وہ گھر چلی جائے۔۔،اور۔۔۔

کچھ دیر آرام کرے۔۔اسد گیلانی نے اس کی ابتر حالت کو

دیکھا۔۔وہ دو دن سے ہاسپٹل میں تھی۔۔اور دو دن سے۔۔۔۔۔۔

مسلسل روتے ہوئے وہ حال سے بے حال تھی۔۔،لیکن عنایہ۔۔۔

پر تو صدمہ کی وجہ سے بے حسی طاری تھی۔۔،اس کی۔۔۔۔

آنکھیں رو رو کر سوج چکی تھی۔۔،

💖💖💖

NEW ERA MAGAZINE

مناہل جو دو دن سے اسے کے ساتھ تھی۔۔،اسد گیلانی کے

آنے کے بعد وہ اپنے گھر گی تھی۔۔،اب وہ دروازہ کھول کر۔۔

اندر داخل ہوئی تھی۔۔،مناہل نے اسد گیلانی کی تمام گفتگو

سنی۔۔جو وہ عنایہ سے کر رہے تھے۔۔۔مناہل نے اسد گیلانی کو

سلام کیا۔۔،مناہل نے عنایہ کی طرف دیکھا۔۔،اور اس کے کند

ھے پر ہاتھ رکھا۔۔،اور اسے تسلی دینے والے انداز پر تھپکا یا۔۔

اس نے عنایہ سے بولا۔۔عنایہ تم میرے ساتھ چلو۔۔۔ہم گھر

ہو آتے ہیں۔۔۔عنایا جانا نہیں چاہتی تھی۔۔،لیکن مناہل اس کو

اپنے ساتھ لے گی۔۔، تھی۔۔،مناہل نے گاڑی عنایہ کے گھر کے۔۔۔

سامنے روکی۔۔،تو وہ دونوں اتر کر گھر کے اندر داخل ہو گی

❤❤❤

اسد گیلانی عنایہ کے جانے کے بعد راحیلہ بیگم کے بیڈ کے۔۔۔

کے ساتھ رکھے اسٹول پر بیٹھے۔۔،اور راحیلہ بیگم کی طرف

دیکھا۔۔۔،جو سو رہی تھی۔۔،اس کی آنکھوں سے آنسو جاری

ہو گے۔۔،وہ راحیلہ سے بہت محبت کرتے تھے۔۔وہ ان کی پہلی

بیوی تھی۔کالج لائف میں بھی ان کی صنف نازک سے دوستی

نا تھی۔۔،وہ لڑکیوں سے ذرا دور ہی کی۔۔۔لڑکیاں ان کی۔۔۔

شاندار پر سنلیٹی دیکھ کر متوجہ ہوئی۔۔،اور کی ُلڑکیاں۔۔

ان کے پیسے اور اسٹیٹ کو دیکھ کر ان سے دوستی کی۔۔۔۔۔

خواہ تھی۔۔،لیکن اسد گیلانی ایسے مشاغل سے دور ہی۔۔۔۔۔

رہتے تھے۔۔،

❤❤❤

اسد گیلانی کی زندگی میں جو لڑکی پہلے داخل ہوئی۔۔وہ

راحیلہ بیگم تھی۔۔،وہ ماسٹر توفیق سے میتھ کا سبجیکٹ

پڑھنے جائے کرتے تھے۔۔،وہ ماسٹر توفیق کی بہت عزت کرتے

تھے۔۔،ماسٹر توفیق نے اپنی بیٹی کی شادی پر تقریبا تمام۔

سٹوڈنٹ کو بلایا جو ان سے سیکنڈ وقت میں پڑھنے آتے تھے

جب بارات نے آنے سے انکار کر دیا۔۔،تھا۔۔،اور۔۔ماسٹر توفیق

بہت پریشان تھے۔۔،اس نے ان کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے۔۔۔

شادی کے لیے ہاں کی تھی۔۔لیکن جب انہوں نے راحیلہ بیگم

پہلی بار دیکھا۔۔،تو اس نے خدا کا شکر ادا کیا۔۔،اسد گیلانی

کو لگا کہ اللہ نے ان پر خاص کرم کیا۔۔۔،

اللہ تعالی نے ان پر خاص کرم کیا۔۔۔،راحیلہ سے وہ بہت۔۔۔۔۔

متاثر ہوئے۔۔،وہ پڑھی لکھی اور ایک نرم خو شخصیت۔۔۔۔۔۔۔

رکھنے والی تھی۔۔،اور اچھے دل کی مالک تھی۔۔،وہ راحیلہ

کو پا کر بہت خوش ہوا۔۔،اور وہ بہت خوبصورت اور خوب۔

سیرت ایک اچھی بیوی تھی۔۔۔،وہ ہوسٹل سے روزانہ۔۔۔۔۔۔۔

راحیلہ بیگم سے ملنے آتے۔۔۔،ماسٹر توفیق نے انہیں گھر پر

بھی رہنے کو، کہ وہ ادھر ہی رہے۔۔۔، لیکن اسد گیلانی کی انا

نے گوارا نا کیا۔۔،اور اس نے ماسٹر توفیق کو سہولت سے منع

کر دیا۔۔۔،اور کہا۔۔ کہ وہ جلد ہی زبیر گیلانی سے بات کر کے

راحیلہ بیگم کو لے جائے گا۔۔،اور کچھ ہی دنوں بعد اس کے۔۔۔

امتحان ہوئے۔۔،تو وہ راحیلہ بیگم سے وعدہ کر کے زبیر۔۔۔۔۔۔

پیلس آئے۔۔،کہ وہ جلد ہی ضرور واپس آ کر ان کو ساتھ لے

جائے گے۔۔اور تب ہی راحیلہ نے انہیں خوشخبری سنائی تھی

اور اسد گیلانی،اللہ کا شکر ادا کیا۔۔،اور وہ خوشی۔۔۔۔۔۔۔۔

خوشی زبیر پیلس آ گیا۔۔۔،اس یقین تھا۔۔کہ زبیر گیلانی اس

کی اور راحیلہ بیگم کی شادی کو ضرور قبول کر گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن یہ اسد گیلانی کی بھول تھی۔۔۔،زبیر گیلانی جو اپنے

سے کمتر کو دیکھنا پسند نہیں کرتے۔۔،وہ اسد گیلانی کی۔۔

شادی کو کیسے قبول کرتے۔۔۔،زبیر گیلانی کو ہر بات پتہ چل

چکی تھی۔۔۔،اسد کے بتانے سے پہلے۔۔،

اسد گیلانی خوشی خوشی زبیر پیلس آئے۔۔،لیکن زبیر

پیلس میں ان کی شادی کی تقریب جاری تھی۔۔زبیر پیلس۔

اسوقت بقعہ نور بنا ہوا تھا۔۔،ہر طرف لوگوں کی چہل پہل

تھی،آج رات کو اسد گیلانی کی مہندی تھی۔،سب رشتہ دار

اور احباب اکھٹے تھے۔۔،جب اسد گیلانی زبیر پیلس میں۔۔۔۔

داخل ہو۔۔۔،اس وقت شام سات بجے کا وقت تھا۔۔،اور اس

نے اپنی کار کو گیٹ سے اندر داخل کیا۔۔،تو وہ زبیر پیلس۔۔۔

کو اسطرح سجا ہوا دیکھ کر بہت حیران ہوا۔۔،ملازمین نے

اسد گیلانی کو سلام کیا۔۔اسد گیلانی کے وہم و گمان میں۔۔۔

بھی نا تھا۔۔،کہ اس کے ساتھ یہ سب کچھ ہو گا۔۔زبیر گیلانی

اپنے بیٹے (یعنی اسد گیلانی) کے مزاج سے اچھے سے واقف۔۔

تھے۔۔،کہ وہ جتنا نرم خو اور نرم طعبیت کا مالک ہے۔۔اتنا۔۔

ہی ضدی۔۔، بھی ہے۔۔،کہ جس بات پر وہ ایک دفعہ اڑا جائے

تو اس کو پورا کیے بنا نہیں رہتا۔۔۔اس لیے زبیر احمد نے۔۔۔

سب کچھ پہلے سے ہی طے کر رکھا تھا۔۔۔زبیر احمد نے اس

کو بتائے بغیر ہر ایک انتظام کر رکھا تھا۔۔۔

جب اسد گیلانی کو پتہ چلا۔۔کہ زبیر احمد نے ان،شادی

طے کر رکھی۔۔ہے۔۔اور آج ان کی شادی ہے۔۔،تو وہ بے حد۔

پریشان ہو کر زبیر احمد کے پاس گیا۔۔اپنی شادی کے بارئے۔۔

بتانے۔۔۔،لیکن زبیر احمد جو سوچ چکے تھے۔۔،وہ انہوں نے

کیا۔۔،اور اسد گیلانی کو مجبور کیا۔۔کہ وہ یہ شادی کریں۔۔۔

اسد گیلانی نے زبیر گیلانی کی دھمکیوں سے مجبور ہو کر۔۔۔۔

شادی کی۔۔،کیونکہ وہ راحیلہ بیگم کو کوئی نقصان نہیں۔۔۔

پہنچانا چاہتے تھے۔۔،ابھی وہ خود سٹوڈنٹ لائف میں تھے۔۔

اور انہیں زبیر گیلانی کی طاقت کا بھی انداز تھا۔۔،وہ چاہتا

توگھر چھوڑ کر بھی جا سکتا تھا۔۔۔،لیکن وہ اپنی وجہ سے

کسی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔۔اور پروفیسر۔۔

توفیق کا معاشرہ میں ایک مقام واحترام تھا۔۔۔،

لیکن ان کے دل میں جو مقام راحیلہ بیگم کا تھا۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔

نوشابہ بیگم کو نا دے سکے۔۔،اور انہوں نے کراچی آنے کے

بعد بھی۔۔۔،راحیلہ بیگم کی تلاش جاری رکھی۔۔،اور جب۔۔۔

اپنی بیٹی ماہم کو پیارے کرتے۔۔،تب ہی انہیں اپنی اس۔۔۔۔

اولاد کا خیال آتا تھا۔۔،جس وہ وقت کی گردشوں میں کھو

بیٹھے تھے۔۔،انھیں یہ تو نہیں پتہ تھا۔۔کہ بیٹا ہے یا بیٹی۔۔۔

لیکن وہ اس کی تڑپ اپنے دل میں ضرور محسوس کرتے۔۔۔۔۔۔

تھے۔۔وہ راحیلہ بیگم کو بھول نا تھے۔۔،انہیں ہر وقت انہی

کا خیال رہتا تھا۔۔،وہ پریشان سے رہتے تھے۔۔۔،

وہ بہت پریشان رہتے تھے۔۔،اور وہ ان کو ملی بھی تو کہاں۔۔۔

ملی۔۔،اور کس حال میں ملی۔۔،جب شاہ زیب کا انہیں۔۔

فون آیا۔۔تو اسی وقت میٹنگ سے فارغ ہوئے تھے۔۔،اور۔۔۔۔

جب انہوں نے اس راحیلہ کے بارے میں بتایا۔۔،تو وہ جلد۔۔۔

سے جلد پہنچے۔۔،اور اسد گیلانی کو یہاں آ کر راحیلہ کے۔۔۔

بارے میں پتہ چلا۔۔،تو ان کی بیماری کے بارے میں سن کر

ان کو شدید صدمہ ہوا۔۔اور وہی ہوسپٹل کے بینچ پر بیٹھ۔۔

کر رونے لگے۔۔،تب شاہ زیب گیلانی نے انہیں تسلی دی اور

عنایہ کی طرف۔۔توجہ دلائی۔۔۔،

اسد گیلانی نے عنایہ کو دیکھا۔۔جو راحیلہ بیگم کے آئی۔۔۔۔
سی یو میں جانے کے بعد گم صم بیٹھی تھی۔۔،اور آنسو۔۔
اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے۔۔،وہ ہو بہو راحیلہ بیگم پر
تھی۔۔،اسی کی طرح خوبصورت۔۔۔اسد گیلانی اس کے۔۔۔۔
پاس جا کر کھڑا ہوا۔۔۔اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔، بینچ
پر عنایہ کے ساتھ بیٹھ کر اس کو گلے لگایا۔۔،عنایہ اس۔۔۔۔
طرح سپاٹ بیٹھی رہی اس نے ایک دفعہ بھی سر اٹھا کر نا
دیکھا۔۔،

عنایہ اس طرح سرد و سپاٹ بیٹھی رہی۔۔۔یہ وہ شخص تھا۔۔
جس کا اس نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں انتظار کیا۔۔، تھا

جس کی کمی اس نے ہر پل محسوس کی تھی۔۔اور اپنی۔۔۔

زندگی میں اس رشتہ کی محرومیت کا احساس اس کو۔۔۔۔

باخوبی تھا۔۔،لیکن اس وقت اس کو کسی چیز کا احساس

نہیں تھا۔۔،دنیا میں عنایہ نے صرف راحیلہ یعنی اپنی ماں

سے محبت کی ہے۔۔۔،جو اس وقت موت اور زندگی سے لڑ رہی

تھی۔۔۔،اور وہ عزیز جان ہستی اس وقت بستر مرگ پر تھی

اس کو اپنی ماں کی تکلیف کے احساس نے ہر احساس سے

بیگانا کر دیا تھا۔۔،ہاں جب اسد گیلانی نے اس کے سر پر۔۔۔۔

ہاتھ رکھا۔۔اور اس کو گلے لگایا تو وہ ضبط نہ کر سکی۔۔۔۔۔

اور اسد گیلانی کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

مناہل نے عنایہ کو فریش ہونے کا کہا۔۔۔،لیکن وہ اس طرح

ہی بیٹھی رہی عنایہ چلو جلدی ہمیں واپس ہسپتال بھی۔۔

جانا ہیں۔۔،راحیلہ آنٹی ہمارا انتظار کر رہی ہو گی۔۔،اس نے۔

ایک سوٹ نکل کر اس کے ہاتھ میں دیا۔۔۔اور وہ مناہل کی۔

بات سن کر واش روم کی طرف چل دی۔۔،❤️

اسد گیلانی کے آنسو راحیلہ بیگم کے ہاتھ پر گر رہے تھے۔۔،

اسد گیلانی کی نظر پڑی تو راحیلہ بیگم جاگ چکی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

اور ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔،اسد گیلانی نے راحیلہ۔۔

بیگم کے ہاتھ پر سر رکھا۔۔،راحیلہ نے اسد گیلانی سے کہا۔۔۔

مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں۔۔۔،اللہ کو ہمارا ساتھ اتنا۔۔

ہی منظور تھا۔۔۔،اسد گیلانی نے راحیلہ بیگم کو عون کے۔۔۔

متلق بتایا۔۔اور شاہ زیب کی تمام گفتگو بتائی۔،عون گیلانی

بھی ہسپتال پہنچ چکا تھا۔۔،اس کی گاڑی۔۔۔۔۔۔۔ہسپتال کے۔۔۔

پارکنگ ائیریا میں آکر رکی تھی۔۔،

اس کی گاڑی ہسپتال کے پارکنگ ائیریا میں آکر رکی تھی۔۔۔۔

وہ سوچ رہا تھا۔۔کہ پتہ نہیں مطلب باباجان نے(یعنی شاہ

زیب گیلانی)اس کو اتنی عجلت میں کیوں بلایا۔۔۔،وہ۔۔۔

پرشان سا ہسپتال کے اندر داخل ہوا۔۔،اور ہسپتال کے۔۔۔۔۔۔۔

ریسپشن پر موجود ان سے کمرے کے بارئے میں پوچھا۔۔۔،اور

ہسپتال کے کوریڈور میں اسے شاہ زیب گیلانی بھی مل گئے

وہ عون کو لے کر کمرے میں داخل ہوا جہاں پر اسد گیلانی۔۔

بھی موجودہ تھے۔۔،

💖💖

عون شاہ زیب کو راحیلہ بیگم اور عنایہ کے متلق کچھ نہیں

پتہ تھا۔۔،وہ آنکھوں میں حیرت لیے۔۔،شاہ زیب گیلانی کے۔

تعارف کروانے پر آگے بڑھ کر راحیلہ کو سلام کیا۔۔،اور ان۔۔۔

سے ان کی طعبیت کے متلق پوچھا۔۔۔،راحیلہ بیگم نے

دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ عون کے سلام کا جواب دیا

اور اسد گیلانی کی طرف اطیمنان بھری اور سکون بھری۔۔۔۔

نظروں سے دیکھا۔۔،انھیں عون اپنی خوبصورت بیٹی عنایہ

کے لیے بہت پسند آیا۔۔۔،جیسا وہ ہمسفر عنایہ کے لیے چاہتی

تھی۔۔،ان کے چہرے پر پھیلے سکون کو دیکھ کر اسد گیلانی

کے اندر سکون کی لہر دوڑ گئی۔۔،

❤❤❤

عون ہر چیز سے بے خبر رنجیدہ سا دیکھا رہا تھا۔۔،تب شاہ

زیب گیلانی نے عون کو باہر چلنے کا کہا۔۔۔،ان کے کمرے سے

نکلتے ہی عنایہ اور مناہل کمرے میں داخل ہوئی اسد گیلانی

عنایہ کو دیکھ جو پہلے کی نسبت قدر بہتر حالت میں تھی۔

عنایہ ماں کی طرف بڑھی۔۔۔،اور اسٹریچیر کے پاس رکھے۔۔

اسٹول پر بیٹھی۔۔،راحیلہ اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور مسکرانے لگی۔۔،ماں کی درد بھری مسکراہٹ دیکھ کر

عنایہ کو مزید تکلیف ہوئی۔۔،اس بس ایک ہی فکر تھی۔۔۔۔

کہ کسی طرح راحیلہ بیگم کی تکلیف کو ختم کردے۔۔۔۔،

عنایہ کو یہ نہیں پتہ تھا۔۔کہ ڈاکٹروں نے راحیلہ بیگم کے۔۔

بارے میں کہا تھا۔۔،کہ ان کے بچنے کی امید نہیں۔۔۔ہاں اگر۔۔

اللہ کی طرف سے معجزہ ہو جائے۔۔،تو اور بات ہے۔۔۔ڈاکٹر

زیادہ پرامید نہ تھے۔۔۔،کیونکہ راحیلہ بیگم کو بلڈ کنیسر

تھا۔۔،اور ان کے جسم میں قوت مدافعت بہت کم تھی۔۔۔

وہ زندگی کی آخری سانس لے رہی تھی۔۔،بس چند سانس۔۔۔

تھی۔۔،عنایہ سے اسد گیلانی نے سب کچھ چھپایا تھا۔۔،

❤❤❤❤

شاہ زیب گیلانی نے فون پر زبیر گیلانی کو سب معاملہ بتایا

زبیر گیلانی نے عون اور عنایہ کے نکاح کی اجازات دے دی۔۔

تھی۔۔،زبیر گیلانی خود بھی نکاح کے لیے آنے والے تھے۔۔،

اس دوران شاہ زہب گیلانی تمام تر انتظام کر لیے تھے۔۔،

مولوی اور گواہوں کا انتظام کر چکے تھے۔۔،بس اب انہوں

نے عون شاہ زیب کو اس بارے میں بتانا تھا۔۔،اور اس کی

رضامندی لینی تھی،تو وہ کتنی ہی دیر اپنے باپ کی طرف

دیکھتا رہا۔۔اور پھر ذہئن کو جھٹکتے ہوئے۔۔،اس نے ایک۔۔۔۔

لمحہ بھی سوچے بغیر منع کر دیا۔۔،شاہ زیب نے عون کو۔۔۔

غصہ سے دیکھا کیوں ؟۔۔،تم نے پہلے ماہم کے لیے منع کر دیا

اوراب تم عنایہ بھی منع کررہے ہو۔۔،کیوں؟دیکھو عون۔۔۔۔۔

میں نے اسد سے پہلے بھی ماہم کے لیے بات کی تھی۔۔،اور

ان کو دوبارسے عنایہ کے لیے انکار کردوں۔۔،توتم خود۔,۔۔

سمجھدار ہو۔۔،پھر تم سچویشن کو سمجھنے کی کوشش۔۔

کروں۔۔ بابامیں آپ کو بتانے والا تھا۔۔،کہ عون ابھی شاہ۔۔۔

زیب کو بتانے ہی لگا تھا۔۔،کہ اسد گیلانی نے شاہ زیب کے۔۔

کندھے پرہاتھ رکھا۔۔،اورانہیں اپنی طرف متوجہ کیا۔۔وہ

زبیر احمد اور باقی گواہوں اورانتظام کے بارئے میں پوچھ

رہے تھے۔۔۔،

❤❤❤❤

شاہ زیب گیلانی نے بیٹھے کی طرف دیکھا۔۔،عون خاموش

کھڑارہ گیا۔۔،اوراس نے باپ کی التجاآمیز آنکھوں کو۔۔۔

دیکھ کر سر جھکادیا۔۔،

زبیر احمد کے آتے ہی نکاح کی تقریب شروع ہوئی۔۔۔،وہ عون

کی شادی کے اسطرح حق میں نا تھے۔۔۔،وہ اس کی شادی

بڑی دھوم دھام سے کرنا چاہتے تھے۔۔،عون کا چہرہ اندرونی

انتشار سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔،اس کے سامنے نکاح کے پیپر۔۔۔

رکھے ہوے تھے۔۔۔،اور مولوی اس سے اقرار کا پوچھ رہا تھا۔

وہ یہ شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔،وہ اس وقت اپنے آپ کو۔۔

بہت بے بس سمجھ رہا تھا۔۔۔،عون کی نظریں ڈوپٹہ میں۔۔۔۔

خود کو چھپائے۔۔۔لرزتے کپکپاتے وجود پر پڑی۔۔،۔۔۔

اور شاہ زیب کی طرف دیکھا۔۔۔جو پر امید نظروں سے اس

کو دیکھے رہے تھے۔۔۔،اور عون نے باپ سے نظریں چراتے۔۔۔

ہوئے۔۔مولوی کو رضامندی دی۔۔۔،اور نکاح نامہ پر سائن۔۔۔۔

کر دیئے۔۔۔شاہ زیب گیلانی باپ تھے۔۔،وہ بیٹے کی تکلیف

کو سمجھ گے۔۔۔،اسد نے روتی ہوئی عنایہ کو گلے لگایا۔۔۔۔،

نکاح کے بعد وہ زیادہ ہاسپٹل میں نہیں ٹھرا اور چل آیا۔۔۔۔۔

اسد کو اس نے یہ بہانا کر دیا تھا۔۔کہ اس نے میٹنگ اٹینڈ

کرنی ہے۔۔۔شاہ زیب گیلانی عون کے رویہ پر غور کر رہے

۔تھے۔۔،پھر دل میں یہ سوچ کر پرامید ہو گے کہ اس نے عون

کے لیے عنایہ کا رشتہ طے کر کے ٹھیک کیا ہے۔۔۔،ویسے بھی۔۔

ابھی عون نے عنایہ کو دیکھا نہیں تھا۔۔۔،

عون ہاسپٹل سے سیدھا ساحل پر آیا تھا۔۔،آج عون کا دل۔۔

بہت بے چین تھا۔۔،اور اداس ساوہ سمندر کے ساحل پہ چلتا

ہوا ایک خاموش کونا جو کے ساحل سے دور تھا۔۔،جہاں۔۔۔

سمندر کی گہرائی زیادہ تھی۔۔،وہ ان چٹانوں پر آ بیٹھا۔۔،

عون بہت اضطراب محسوس کر رہا تھا۔۔،زندگی میں پہلی

بار اس کو کوئی اچھا لگا تھا۔۔۔،جس کو دیکھ کر لگا تھا۔۔

کہ وہ اس کی روح کا حصہ ہے۔۔،عون کے چہرَے پر درد تھا

اس نے ہاتھ لگایا۔۔،تو اس کو اپنے چہٰرے پر نمکین پانی۔۔۔

محسوس ہوا تھا۔۔۔،جو اس کی آنکھوں سے خاموشی سے۔۔

بہے رہا تھا۔۔،وہ رو رہا تھا دل کا درد اس کی آنکھوں کو۔۔۔۔

جھلس رہا تھا۔۔،وہ کرب اس کی ذات کی ازیت نمایاں تھی۔

زندگی نے اس مقام پر لا کھڑا یا تھا۔۔،

❤❤❤

رات گہرائی خاموشی اس اپنے اندر کی خاموشی کا حال۔۔۔

سن رہی تھی۔۔،سمندر کی لہر کا شور اس کو اپنے اندر

سنائی دے رہا تھا۔۔۔اس لگے رہا تھا۔۔،کہ جیسے سمندر بھی

اس غم میں برابر کا شریک ہے۔۔،وہ اس لمحہ کو یاد کر رہا۔۔

تھا۔۔،جب پہلی نظر اس کے چہرے پر پڑی تھی۔۔۔،اس۔۔۔۔۔

تکلیف اور احساس کو اپنے اندر محسوس کرنا کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معمولی بات نہیں تھی۔۔،عون شاہ زیب کے لیے ویسے بھی

عون شاہ زیب کسی اپنے کی تکلیف زیادہ محسوس کرتا ہے

اور عون نے تو ان چند دنوں میں ہی اپنے آنے والے کل کے

خواب بن ڈالے تھے۔۔۔،اس ساحل سمندر کا پھیل سناٹا بہت

بھلا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔،

نکاح ہوتے ہی وہ وہاں سے آگیا تھا۔۔،اس کے باہر نکلتے ہی۔۔۔۔

راحیلہ بیگم کی طعبیت بہت زیادہ خراب ہو گی تھی۔۔،

انہیں دوبارسے آئی سی یو میں جاناسے پہلے عنایہ کے سر

پر ہاتھ رکھا۔۔،عنایہ ان کے گلے لگ کر زور سے رونے لگی۔۔،

عنایہ کواس طرح روتادیکھ کر کمرے میں موجودہ تمام۔۔،

لوگوں کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔اسدنے آگے بڑھ کراس

کواپنے گلے سے لگایا۔۔،راحیلہ بیگم کو جب آئی سی یو میں

لے جائے گیا،اس کے بعد ہی اسدنے مناہل کو گھر جانے کا

کہا۔۔۔،مناہل نے روتی ہوئی عنایہ کو دیکھا۔۔نہیں انکل۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔،میں یہی پہ عنایہ کے ساتھ روکوں گی

ویسے بھی صبح ہونے میں کچھ وقت ہی رہتاہے۔۔،میں نے

فون کرکے مماسے بھی لی یہاں ہسپتال میں رکنے کی۔۔۔۔۔۔

اجازات لے لی۔۔،جی۔۔،ٹھیک ہے بیٹا۔۔،اسد گیلانی نے۔۔۔۔۔۔

تحسین آمیز نظروں سے دیکھا۔۔،اس کو دیکھا۔۔،اسدنے۔۔۔

www.neweramagazine.com

عنایہ کو دیکھا جو ابھی بھی رو رہی تھی وہ اس کی پہلی

اولاد تھی۔۔،وہ ماہم سے شاہد چند مہینہ ہی بڑی تھی۔۔۔،

وہ خوش تھے۔۔کہ اللہ نے انہیں دو۔۔رحمتوں سے نواز ہے۔۔

وہ محبت سے عنایہ کو دیکھے رہے تھے۔۔،

❤❤❤

ماہم کی آنکھیں نوشابہ بیگم پر تھی۔۔،اور ماہم نے چہرے

کے نقوش ان سے چرائے تھے۔۔،جب کے عنایہ بنی بنائی۔۔۔۔۔۔

راحیلہ بیگم پر تھی۔۔۔،لیکن اس کی گرئے خوبصورت۔۔۔۔۔

آنکھیں۔۔،عنایہ کی خوبصورت کلر کی گرئے آنکھیں ان پر

تھی۔۔،مناہل نے عنایہ کو وہاں موجودہ بینچ پر بیٹھا کر۔۔۔۔۔

خود بھی بیٹھی۔۔،عنایہ دل میں اللہ سے دعا کر رہی تھی

زندگی بھی عجیب کھیل کھیلے رہی تھی۔۔،کہ جب اس کی

زندگی میں باپ کی کمی تھی۔۔تو اس کمی کو راحیلہ بیگم

نے پورا کیا۔۔،

❤❤❤

اب ان کی کمی کو کون پورا کرے گا۔۔،ماں کی کمی کو تو۔۔۔

کوئی پورا نہیں کر سکتا یہ ایک ایسا خلا ہے۔۔جو انسان کی

زندگی کو کسی طرح بھی نہیں بھرتا چاہے۔۔اس کو دنیا کی

ہر چیز مل جائے۔۔،ماں بچے کی پہلی درس گاہ ہے۔۔،عنایہ۔۔۔

وہاں کمرے کے کونے میں جائے نماز بچائے اللہ کے سامنے۔۔۔

اپنی مما کے لیے دعا مانگ رہی تھی۔۔،ان کی صحت یابی کے

لیے اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر جائے نماز پر گر رہے۔۔۔

تھے۔۔،اسد گیلانی بے چینی سے آئی سی یو کے باہر چکر لگا

رہے تھے۔۔،شاہ زیب گیلانی نے دیکھا۔۔۔،اور پریشانی ان کے

چہرئے سے عیاں تھی۔۔۔وہ اپنے چھوٹے بھائی کی تکلیف کو

باخوبی سمجھ رہے تھے۔۔،انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی کو۔۔۔

تسلی دی۔۔،وہ دونوں ایک ساتھ کوریڈور میں آئی سی یو

کے سامنے کھڑ ئے تھے۔۔۔،تب ہی ڈاکٹر آئی سی یو کا۔۔۔۔

دروازہ کھول کر باہر نکلے۔۔،اور اسد گیلانی ان کی طرف۔۔

۔۔

یکدم بڑھے۔۔،ڈاکٹر نے افسردہ سے انداز میں ان کے کندھے

پر ہاتھ رکھا۔۔،اور کہا۔۔ایم سوری۔۔،ہم ان کو بچا نہیں۔۔۔۔۔۔

سکے۔۔۔ صبح فجر کا وقت تھا۔۔۔جب راحیلہ بیگم اپنے۔۔۔۔

خالق حقیقی سے جاملی۔۔،اسد شاہ۔زیب کے

جب راحیلہ بیگم خالق حقیقی سے جاملی۔۔،اسد گیلانی کو

لگا۔۔انہوں نے غلط سنا لیکن ایسا نہیں تھا۔۔،اس نے شاہ۔۔۔

زیب کی طرف دیکھا جو رو رہے تھے۔۔۔،وہ صدمہ کی وجہ۔۔

سے بالکل گم صم تھا۔۔،شاہ زیب گیلانی نے بھائی کو اس۔۔

طرح دیکھا۔۔۔،تو ان کو پکڑ کر ہلایا۔۔،بلاشبہ یہ ایک بہت

بڑا غم تھا۔۔،ان کے چھوٹے بھائی کے لیے اسد گیلانی بھائی۔

کے گلے لگے رونے ان کے رونے سے آواز سن کر عنایہ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مناہل جو دور بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔عنایہ یکدم ان

کے قریب آئی۔۔۔اتنے میں راحیلہ بیگم کو اسٹریچر پر ڈالا۔

کر لایا گیا۔۔۔،جب عنایہ کی نظر ان پر پڑی۔۔۔،مماوہ آگے۔۔۔۔۔

بڑھی۔۔۔،

❤❤❤

راحیلہ بیگم کا جنازہ زبیر پیلس سے ہی رخصت ہوا۔۔جہاں

ان کی زندگی میں تو۔۔۔وہ عزت و مرتبہ نا مل سکا جس کی

حسرت ان کے دل میں تمام عمر رہی۔۔،اور جس لیے ہی وہ

دنیا سے رخصت ہوئی۔۔،ماں باپ کے گھر سے رخصت ہونے۔۔

کی چاہ کو دل میں دبائے ہی وہ خاموشی سے اس دنیا سے

رخصت ہو گی۔۔۔، تھی۔۔،عنایہ کو تو جیسے ساکت ہو گیا تھا

۔۔۔،اس کی تو دنیا ہی ختم ہو گی تھی۔۔،جان سے زیادہ۔۔

عزیز ہستی اس کو۔۔اس دنیا میں چھوڑ کر چلی گی ٔ تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عون سمندر کے ساحل پر بیٹھے ہوئے۔۔،اس رات کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خوبصورتی اس رات کی تاریک کا حصہ معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ سمندر کی خاموش فضاؤں میں بیٹھا ہوا خود بھی اس

کے اندر تک خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔۔، صبح کی سفیدی

پھیلے رہی تھی۔۔،جب عون کے موبائل کی بیل بجی۔۔،اور

اس کو راحیلہ بیگم کے انتقال کی خبر ملی۔۔،وہ جس وقت

اسلام آباد پہنچا۔۔۔راحیلہ بیگم کی تدفین کے تمام انتظام

ہو چکے تھے۔۔،اس نے جنازہ میں شرکت کی۔۔۔

اوراس کے بعد وہ کراچی واپس آگیا تھا۔۔۔اس نے آتے ہی۔۔۔

میٹنگ اٹینڈ کی۔۔اور وہ اپنے کام مصروف ہو گیا تھا۔۔،

شمائلہ بیگم اور نوشابہ دونوں نے اس موقع پر عنایہ کو۔۔۔۔

سنبھال تھا۔۔۔،شمائلہ بیگم نے عنایہ کو دیکھا تو۔۔۔،وہ۔۔۔۔۔۔

انہیں بہت پسند آئی۔۔،اور عون ان کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔،جس

طرح عون خوبصورتی و۔وجاہت میں اپنی مثال آپ تھا۔۔،

اس طرح عنایہ بھی اس کے ہم پلہ تھی۔۔۔،وہ بہت خوش

تھی۔۔۔لیکن یہ موقع ایسا نا تھا۔۔،البتہ ماہم کا رویہ عنایہ۔

سے بس ٹھیک تھا۔۔،نا برا تھا۔۔،اس نے عنایہ کو دیکھا تب۔۔

سے ہی جھٹکا۔۔لگا۔۔،تھا۔۔،اس تو اسد گیلانی کی پہلی۔۔۔۔۔

۔

شادی کا بھی ابھی پتہ چل تھا۔۔،اور اس کی کوئی بہن

بھی یہ بھی اس کو ابھی معلوم ہوا تھا۔۔۔،لیکن اس نے۔۔۔۔۔

عنایہ کو کچھ بھی نا کہا تھا۔۔،وہ بس خاموش تھی۔۔۔،اور

اسد گیلانی سے ناراض تھی۔۔۔،

عون۔۔۔کافی دیر سے بے چین سا یونیورسٹی کے گیٹ پر۔۔۔۔۔۔

اپنی کار میں بیٹھا تھا۔۔۔،وہ آج پھر ماہم کو لینے آیا تھا۔۔۔۔

ماہم کے انتظار میں اس کی آنکھیں شدت سے کسی اور کی

بھی منتظر تھی۔۔،پتا نہیں کیوں دل میں جاگ رہی تھی۔۔

۔کہ اس کو دیکھے جس کو۔۔۔جانتا تک نہیں تھا۔۔۔

غم عشق نے جلاڈالے

میرے سب خواب

اب۔۔بس آنکھوں میں

ٹوٹ۔۔۔ہوئے خوابوں کی

کرچیاں چبھتی ہیں،ہمارے

روح تڑپ جاتی ہے،

تیرے عشق کے درد سے

اب تو تمہارے خواب ہی۔۔۔

ہم ! پر ستم کرتے ہیں۔۔،

ہم ! یوں پھرتے ہیں دربدر ہوے

تیرے عشق کے مارے

تیرے عشق کے مارے۔۔،

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاعرہ سائرہ قریشی.

عنایہ آج یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔۔۔،وہ ابھی تک ماں کے

سوگ میں مبتلا تھی۔۔۔اس کا کسی چیز میں دل نہیں لگتا

تھا۔۔۔،حالانکہ وہاں سے آنے کے بعد نوشابہ بیگم کا رویہ اس

کے ساتھ بالکل ٹھیک تھا۔۔۔،ان کے رویہ میں جو تھوڑی بہت

ناگواری۔عنایہ نے پہلے محسوس کی تھی۔۔وہ اب نہیں رہی

تھی۔۔،شاہد انہوں نے اپنا ظرف بڑا کرلیا تھا۔۔،عنایہ کے لیے

NEW ERA MAGAZINE .com

عنایہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔،کیونکہ اس کی ماں ہی

وہ واحد ہستی تھی۔۔۔جو عنایہ کے لیے اس دنیا میں ایک

عظیم ہستی تھی۔۔۔،جس کے ہونے ناہونے سے عنایہ کی۔۔۔۔

زندگی میں فرق پڑتا تھا۔۔،اس کو مرے ہوئے ایک ماہ۔۔۔۔۔۔

۔

ہو چکا تھا۔۔۔، لیکن عنایہ کو کسی طرح بھی صبر نہیں آتا۔۔

تھا۔۔، جب آنسو آنکھوں سے نکلتے اور اس کے گالوں کو۔۔۔۔۔۔

بھگوتے تو دکھ حد سے زیادہ بڑھ جاتا۔۔۔۔ تو اس کو ہمیشہ۔۔

اپنی ماں کی یاد آتی۔۔۔ جو دکھ میں ہر چیز سے پہلے اپنے

اللہ کو یاد کرتی تھی۔۔۔۔ عنایہ نے بھی صبر کر لیا تھا۔۔۔،

اب تو وہ اپنی مما کے لیے آئے روز تحفہ بھیجتی تھی۔۔،۔۔۔۔

قران اور نماز پڑھ کر وہ جب تک دنیا میں موجود ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہر روز اپنی ماں کو تحفہ بھیجا کر۔۔۔ گی۔۔۔،

❤❤❤

کچھ دنوں بعد ہی شائلہ بیگم اس۔۔۔ نے۔۔ عون کی شادی کی

بات زبیر سے۔۔۔ کی، ہر ماں کی طرح اس کو بھی اپنے بیٹھے

کی شادی کی جلدی تھی۔۔۔، عون کا نکاح ہو چکا تھا۔۔، بس۔۔۔

اب بہُو کو گھر لے کر آنے کی جلدی تھی۔۔،ویسے بھی عنایہ

کی حالت دیکھنے کے بعدان سب نے فیصلہ کیا تھا۔۔۔کہ۔۔۔۔

رخصتی جلدی کی جاے۔۔۔

❤❤❤

عون کااضطراب لمحہ لمحہ بڑھ رہا تھا۔۔۔،وہ پریشان سا۔۔۔

بیٹھا۔۔۔ تھا۔۔،اب اس نے کمرے میں چکر لگاناشروع کردیے

تھے۔۔۔،وہ کمرے کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک جارہا

تھا۔۔،پھر وہ تھک کر ٹیرس پر کھڑا ہو گیا۔۔۔تب ہی شمائلہ

بیگم کمرے کادروازہ کھول کراندرداخل ہو گی۔۔۔،شمائلہ

بیگم کمرے میں داخل ہو کر عون کی طرف بڑھی۔۔۔،عون۔۔۔

تیزی سے شمائلہ بیگم کی طرف بڑھاماماں میں یہ شادی نہیں

کرناچاہتاہوں۔،عون اپناسر شمائلہ بیگم کی گود میں رکھا

جو بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔،عون نے ان کے پاس زمین پر

بیٹھتے ہوئے کہا۔۔ مما۔۔۔میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔

شائلہ بیگم نے دکھ سے عون کی طرف دیکھا۔۔۔وہ ان کا

اکلوتا بیٹا تھا۔۔وہ اس کے دل کا حال جانتی تھی۔۔۔،وہ۔۔۔۔۔۔

کافی دنوں سے انہیں خاموش اور چپ چاپ لگا۔۔۔وہ اب۔۔۔

عون کو پریشان نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔،لیکن عون۔۔۔۔

تمہارا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔،اور اب اس طرح سے تمہارا شادی۔۔

انکار کرنا۔۔۔ذرا سوچو تمہارے دادا اور چچا کیا سوچے گے۔۔

تمہارے اس طرح سے عین وقت پر شادی سے انکار کرنا۔۔۔۔۔

مما۔۔،میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں۔۔،آپ میری بات۔۔۔

سمجھنے کی کوشش کرے۔۔۔،عون اس لڑکی کا کیا قصور۔۔۔

ہیں جو تمہارے نکاح میں ہیں۔۔۔۔،عنایہ بہت پیاری اور۔۔۔۔۔۔۔

باکردار لڑکی ہے۔۔۔،اور یہ مرد کی خوش قسمتی ہے۔۔کہ

اس کی بیوی باحیااور وفاشعار ہے۔۔۔،اور تم خوش قسمت

ہو۔۔۔عون کے تمہیں اللہ تعالی نے نیک سیرت بیوی عطا۔۔۔۔

فرمائی۔۔۔،

زبیر گیلانی تک یہ بات پہنچ چکی تھی۔۔،اور انہوں نے عون

کوبلایا۔۔تھا۔۔،وہ اپنے کمرے میں موجودہ تھا۔۔،ان کے ساتھ

ہی شاہ زیب گیلانی بھی تھے۔۔،زبیر گیلانی نے عون سے کہا

یہ میں کیا سن رہاہوں۔۔۔،تم شادی نہیں کرناچاہتے۔۔،عون

بولو۔۔۔بولو ! عون زبیر گیلانی نے عون سے پوچھا۔۔۔،عون

چپ ہو گیا۔۔،تم یہ شادی کیوں نہیں کرناچاہتے۔زبیر گیلانی

نے پھر سے سوال کیا۔۔۔،اور وہ بھی اس صورت میں کے۔۔۔۔۔

تمہارانکاح ہوچکاہے۔۔۔،بابا۔۔۔میں۔۔ٹھیک ہے عون شاہ زیب

گیلانی۔۔۔تم انکار کرتے ہو۔۔۔،تو تم عنایہ کو طلاق دے دوں

میں اپنی پوتی کے لیے تم سے زیادہ خوبصورت اور احساس

مند انسان دیکھ لوں گا۔۔،جو اس کی عزت کرے گا۔۔،اور۔۔۔

اس کا خیال رکھے گا۔۔،

❤❤❤

عون نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا۔۔،اس کو جھٹکا لگا

آخری جو کچھ بھی ہو وہ اس کے نکاح میں تھی۔۔یہ آپ۔۔۔

کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔عون نے زبیر گیلانی کی طرف دیکھا۔۔،

کیوں۔۔،؟تم کیا سمجھتے ہو۔۔کہ اگر تم اس کو نہیں اپناوں

گے یا شادی نہیں کرو گے؟تو میں اس کو تمہارے نام پر۔۔۔۔۔

بیٹھا کر رکھوں گا۔۔،یا پھر اس کو کوئی رشتہ نہیں ملا گا

بابا آپ ناراض نا ہو میں بات کروں گا۔۔،اور عنایہ اس گھر۔۔

میں ہی دلہن بن کے آگی۔۔،شاہ زیب گیلانی نے زبیر گیلانی

کو کہا۔۔۔جو غصہ سے پوتے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔،

❤❤❤

بابا آپ جانتے ہیں۔۔،کہ میں یہ نکاح نہیں کرنا چاہتا۔۔تھا۔۔۔۔۔

عون نے شاہ زیب گیلانی کی طرف دیکھا۔۔۔،اور ٹھیک ہے۔۔۔

عون تم مجھے شرمندہ کروانا چاہتے ہو۔۔،میں اپنے چھوٹے

بھائی کو کیا جواب دوں گا۔۔،بابا۔۔،کیا تم چاہتے ہو کہ میں

اپنے چھوٹے بھائی سے ہمیشہ کے لیے دور ہو جاوں۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔

خاموش رہا۔۔،لیکن ان کی بات پر اس نے نظریں اٹھا کر۔۔۔۔

دیکھا۔۔،تو ٹھیک ہے۔۔بابا جیسا آپ چاہے۔۔۔میں شادی کے۔۔۔

لیے تیار ہوں۔۔۔،ٹھیک ہے۔۔،عون نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔،

اس کی آنکھوں میں دکھ کی کفیت نمایاں تھی۔۔،اور چہرے

پر کرب طاری تھا۔۔،شاہ زیب گیلانی بیٹے کی ہاں پر خوش

ہوا۔۔۔شمائلہ بھی سن کر خوش ہوئی۔۔۔،ان کو عون کی۔۔۔۔۔۔

شادی کی ویسے بھی بہت جلدی تھی۔۔۔،بس اب انہوں نے۔۔۔

تمام تر تیاری کرنا تھی۔۔۔،

💖💖💖

عنایہ اور ماہم کے پیپر تھے۔۔،ماہم کا رویہ عنایہ کے ساتھ

بس ٹھیک تھا۔۔،ویسے بھی ماہم جیسی مغرور لڑکی کے۔۔۔

لیے اتنا ہی بہت تھا۔۔،کہ اس نے عنایہ کی موجودگی کو۔۔۔۔

ایکسپٹ کر لیا تھا۔۔،عنایہ سے ملنے کے لیے مناہل بھی آتی۔۔۔

رہتی تھی۔۔،جس اس کے غم میں تھوڑی سی کمی واقع۔۔۔۔۔

ہوتی تھی۔۔۔۔،اور اب وہ پیپروں میں مصروف تھی۔۔،

💖💖💖

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels, Afsanay, Articles, Books, Poetry, Interviews

شاہ زیب گیلانی۔۔،اور شمائلہ شادی کی تاریخ طے کرنے کے

لیے کراچی آے۔۔۔،تھے۔۔۔،اوراس وقت وہ سب ڈرائنگ روم۔

میں موجودہ تھے۔۔،عنایہ کے پیپروں کے بعد کی ڈیٹ فکس

کی گی۔۔ تھی۔۔،جس وقت عنایہ اور ماہم یونیورسٹی سے۔۔۔

لوٹی۔۔۔تو۔۔،اس وقت سب ڈرائنگ روم میں موجودہ تھے۔۔۔

ان دونوں نے آکر سلام کیا۔۔،فریش ہونے کے بعد۔۔۔عنایہ کو۔۔

دیکھتے ہی شمائلہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھی۔۔،اوراس سے۔

بڑے پرتپاک انداز میں ملی۔۔اور عنایہ کو اپنے ساتھ بیٹھایا

عنایہ جھجکتے ہوے ان کے ساتھ بیٹھ گی۔۔۔،شمائلہ نے اس

کو دیکھا۔۔جو کچھ تھکی تھکی سی لگ رہی تھی۔۔،وہ۔۔۔۔

دھیرے سے مسکرائی۔۔۔دونوں میاں بیوی شادی کی تاریخ۔۔۔

طے کر کے لوٹے تھے۔۔۔

دونوں میاں بیوی شادی کی تاریخ طے کر کے لوٹے تھے۔۔اور

اب زبیر پیلس شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھی۔۔۔۔

اور آج عنایا کی مہندی تھی۔۔،نوشابہ بیگم نے تمام تر انتظام

لان میں کروار کھا تھا۔۔۔۔،ماہم اور مناہل دونوں نے ایک۔۔۔

جیسے لباس پہنے ہوا تھے۔۔۔،دونوں ہی بے حد خوبصورت۔۔۔

لگ رہی تھی۔۔،شادی کا تمام تر انتظام زبیر پیلس میں کیا۔۔۔

گیا تھا۔۔،

❤️❤️❤️

عون بے بس تھا۔۔۔،دوستوں کے ہجوم اس کی مہندی کی

رسم ہو رہی تھی۔۔اور وہ بے بس سا ان کے درمیان بیٹھا ہوا

تھا۔۔،اس کے دل میں خوشی کی بھی ہلکی سی رمق نہ۔۔۔

تھی۔۔،وہ سبھی کے مسکراتے چہرے دیکھ رہے تھا۔۔شمائلہ

بیگم نے عون کے چہرے پراداسی دیکھ کردل میں تھوڑی۔۔

سی ملول تھی۔۔۔،لیکن وہ مطمئن تھی۔۔۔،کہ عنایہ جیسی

شریک سفر پاکروہ خوش ہو گا۔۔۔،اس عنایہ پر بھی بھروسہ

تھا۔۔کہ وہ عون کے دل میں جگہ بنالے گی۔۔۔،مہندی کا۔۔۔۔۔۔۔

فنکشن رات تین بجے تک جاری رہا

❤❤❤

اسد گیلانی نے بارات کاانتظام کراچی کے مشہوراور مہنگے

ترین ہال میں کروایاتھا۔۔۔۔،آج وہ بہت خوش تھا۔۔۔،کہ اس

نے اپناوعدہ پوراکیا۔۔۔،جواس نے راحیلہ سے کیاتھا۔۔۔،

سامنے ہی اسٹیج پرعون بلیک شیر وانی زیب تن کیے بیٹھا

تھا۔۔،جواس کی خوبرو شخصیت میں مزید چار چاند لگا

رہی تھی۔۔،

عنایہ کے ساتھ بیوٹی پارلر میں مناہل اس کے ساتھ موجودہ

تھی۔۔۔اس نے ریڈ ڈیپ کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔۔۔نکاح تو

پہلے ہو چکا تھا۔۔۔اس لیے عنایا کو اسٹیج پر عون کے ساتھ

لا کر بیٹھایا تھا۔۔۔عنایہ کے بیٹھتے ہی جوتے چھپائی کی۔۔۔

رسم ہوئی۔۔جس کا ماہم نے اکلوتی سالی ہونے کا بھرپور۔۔۔

فائدہ اٹھایا۔۔۔شائلہ بیگم نے ماہم اور مناہل دونوں کو۔۔۔۔

ڈائمنڈ سیٹ دیئے۔۔۔مناہل نے شائلہ بیگم کا شکریہ ادا کیا۔۔۔

اتنی عزت دینے پر وہ بہت خوش تھی۔۔۔اور دل ہی دل میں

عنایہ کے لیے دعائے کر رہی تھی۔۔۔عون کو دیکھ کر مناہل نے

دل سے دعا کی۔۔۔اللہ تعالی نے دونوں کو خوبصورت بنایا۔۔۔

اور ماشااللہ کہا۔۔۔عنایہ کو اپنی ممارا حیلہ۔۔۔۔کی بہت یاد

آرہی تھی۔۔۔،وہ اپنے آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش۔۔

کررہی۔۔۔لیکن جب رخصتی کے وقت وہ نوشابہ بیگم کے گلے

لگی۔۔تو اس کے ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا۔۔۔،جن آنسوؤں کو

وہ روک رہی تھی۔۔۔وہ اب اس کے رخساروں پر بہے رہے تھے۔

نوشابہ بیگم ان لوگوں کی طرح نہیں تھی۔۔جو کسی کے

لیے دل میں بغض رکھے۔۔۔،اور پھر عنایہ کا کیا قصور ہے۔۔

ویسے بھی اسد گیلانی نے انہیں کبھی بھی اور کسی طرح

کی تکلیف نہ دی تھی۔۔۔،

اسد گیلانی نے انہیں کبھی بھی کسی طرح کی تکلیف نہ دی

تھی۔۔۔،تو کیا وہ اسد گیلانی کی خوشی کے لیے اتنا تو۔۔۔۔۔۔

کرسکتی تھی۔۔۔،کہ عنایہ کو دل سے قبول کرلیں۔۔۔اگر۔۔۔۔۔۔۔

زندگی میں خسارہ کسی کے حصہ میں آیا۔۔۔تو وہ راحیلہ

تھی۔۔۔،اور نوشابہ بیگم بلاشبہ ایک اچھے دل کی مالک۔۔۔۔۔۔

تھی۔۔۔،

❤❤❤

زبیر پیلس بقعہ نور بناہوا تھا۔۔۔،عنایہ کو مختلف رسم ادا

کر کے عنایہ کو کمرے میں پہنچادیا گیا تھا۔۔،عون نے جب

سے اسٹیج پر اس کے ساتھ لا کر بیٹھایا تھا۔۔،ایک نظر بھی

ڈالنا گوارنہ کیا تھا۔۔،اس پر ایک ایسی بے حسی طاری تھی

جیسے وہاں پر موجود ہو کر بھی موجود نہیں تھا۔۔۔،اس کا

بس چلتا تو وہ ساری دنیا کو آگ لگا دیتا۔۔۔جو اس کے اندر

لگی ہوئی تھی۔۔۔،

❤❤❤

عنایہ کمرے میں بیڈ پر بیٹھی ہوئی۔۔۔،سرخ گلابوں سے۔۔۔۔۔

کمرے آراستہ تھا۔۔۔،سارے کمرے میں سرخ گلابوں سے۔۔۔۔۔۔

سجاوٹ کی گی تھی۔۔۔،عنایہ کی پلکوں پر ابھی بھی نمی

برقرار تھی۔۔۔،عنایہ سر جھکا کر بیٹھی تھی۔۔۔،جب عون۔

شاہ زیب گیلانی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔،وہ غصہ میں تیزی

سے عنایہ کی طرف بڑھا۔۔۔،اوراس کے پاس آکر رک گئے۔۔۔۔۔

عون نے رونمائی کا تحفہ۔۔جو شمائلہ بیگم نے اس دیا تھا۔۔۔

کیونکہ عون نے توخود کچھ نہیں لیا تھا۔۔،اس کی رضا۔۔۔۔

مندی تو شامل نہیں تھی۔۔۔،اس شادی میں۔۔۔،اس نے۔۔۔۔۔۔

رونمائی کا تحفہ۔۔،پھکنے والا انداز میں عنایہ کی گود میں۔

ڈالا۔۔۔عنایہ کو بہت ہتک محسوس ہوئی۔۔،وہ سمجھ گی۔۔۔۔

کہ وہ ایک ان چاہا بوجھ۔۔۔،جو کسی کی زندگی میں۔۔۔,۔۔۔۔

زبردستی شامل کردیا گیا ہے۔۔،وہ بھی دوسری راحیلہ (مما)

وہ بھی اپنی ماں کی طرح کا نصیب لے کر پیدا ہوئی۔۔۔ہے۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہئے کر بے اختیار ہو کر تحفہ پر۔۔۔۔

گر رہے تھے۔۔۔،جو اس کی گود میں رکھا اپنی بے قدری پر۔۔۔۔

شرمندہ تھا۔۔۔،

❤❤❤

عنایہ اب خاموشی سے رو رہی تھی۔۔،جب عون نے اس پکارا

سنو ! پہلے میری بات سنو ! یہ رونا دھونا بند کروں۔۔۔،

میں نے کہا۔۔،عون نے اب غصہ سے کہا۔۔،تمہارے ان آنسوں

کا مجھے پر کوئی اثر نہ ہو گا۔۔،میری بات سنو ! اس سے

پہلے عون مزید کچھ بولتا۔۔،عنایہ نے آنسوؤں صاف کرتے۔۔۔

ہوئے عون کی طرف دیکھا۔۔۔،وہ جو سخت الفاظ بولنے جا۔۔۔

رہا تھا۔۔،اس نے یکدم خود کو کچھ بھی کہنے سے رکا۔۔،وہ

حیران سا عنایہ کو دیکھ رہا تھا۔۔،عنایہ جو عون کی طرف

دیکھ رہی تھی۔۔۔،اس کی بات سننے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

جی کہیے ! جو وہ کہنے والے تھا۔۔،اس طرح عون کو خود

کو دیکھتا پا کر شرم سے سر جھکا۔۔۔،عون اب مسکرا رہا تھا

وہ جو آج صبح سے اس پر دکھ کی کفیت طاری تھی۔۔اس

کا نام نشان بھی نہ تھا۔۔۔،اور اس نے بے اختیار اللہ کا شکر

ادا کیا۔۔،وہ کیوں بھول گیا۔۔،کہ وہ غفور ور حیم مہربان۔۔۔

ذات جو اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے۔۔۔،جو اس کی شہ

رگ کے قریب ہے۔۔۔،وہ اس کیسے تنہا بے یار و مددگار چھوڑ

دے گا۔۔،

❤❤❤

وہ اب کھل کر مسکرا رہا تھا۔۔،وہ ہنستے ہوئے عنایہ کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے بیٹھا۔۔۔،عنایہ حیرت زدہ سی عون کو مسکراتے۔۔۔۔

ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔،عون نے مسکراتے ہوئے رونمائی کے

تحفہ کو اٹھانا چاہا۔۔۔،جو عنایہ کی گود میں پڑا ہوئے تھا۔۔،

عنایہ نے عون کے اٹھانے سے پہلے۔۔،ہی اس کو اٹھالیا۔۔،عون

نے حیرت سے عنایہ کی طرف دیکھا۔۔۔،جس کے چہرے پر۔۔۔۔

ناراضگی تھی۔۔،لاؤ مجھے دوں۔۔۔میں پہنے دوں۔۔،میں خود

پہنے لوں گی۔۔۔جیسے آپ نے دیا ویسے ہی پہنے بھی لوّں گی

عنایہ کی بات سن کر عون کا قہقہہ گونجا۔۔۔اس عنایہ کی یہ

ادا بہت پسند آئی۔۔۔،اس عنایہ کی یہ ادا بہت پسند آئی۔۔۔۔۔۔

عنایہ پھر سے رونے لگی۔۔،اس کو لگا۔۔۔۔عون اس کے اوپر۔۔۔۔

ھنسے رہا۔۔۔ہے۔۔،عون نے عنایہ کو روتا دیکھ کر سنجیدہ ہوا

اچھا ایم سوری۔۔۔،عون نے اپنے کان پکڑ کر سوری کی۔۔اور

اس کا انداز ایسا تھا۔۔،جیسے کوئی معصوم بچہ غلطی پر۔۔۔

سوری کرتا ہیں۔۔،عنایہ بھی روتے ہوئے ہنس پڑی۔۔۔،دونوں

کی ہنسی پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔۔۔،اور دور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آسمانوں میں چمکتا چاند جس کی روشن کرن پورے کمرے

میں پھیلا رہی تھی۔۔،وہ بھی ان کی آنے والی خوشیوں کا

ضامن تھا۔۔۔،

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana...

بے شک (اللہ تعالی) ہر چیز پر قادر ہیں۔۔۔،

****

❤️ ختم شدہ ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندر اندرویب پرپوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات) کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews